روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱۲

سراجِ منیر۔ اِستفتاء اُردو۔ حجۃ اللہ۔ تحفۂ قیصریہ
محمود کی آمین۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جوابات
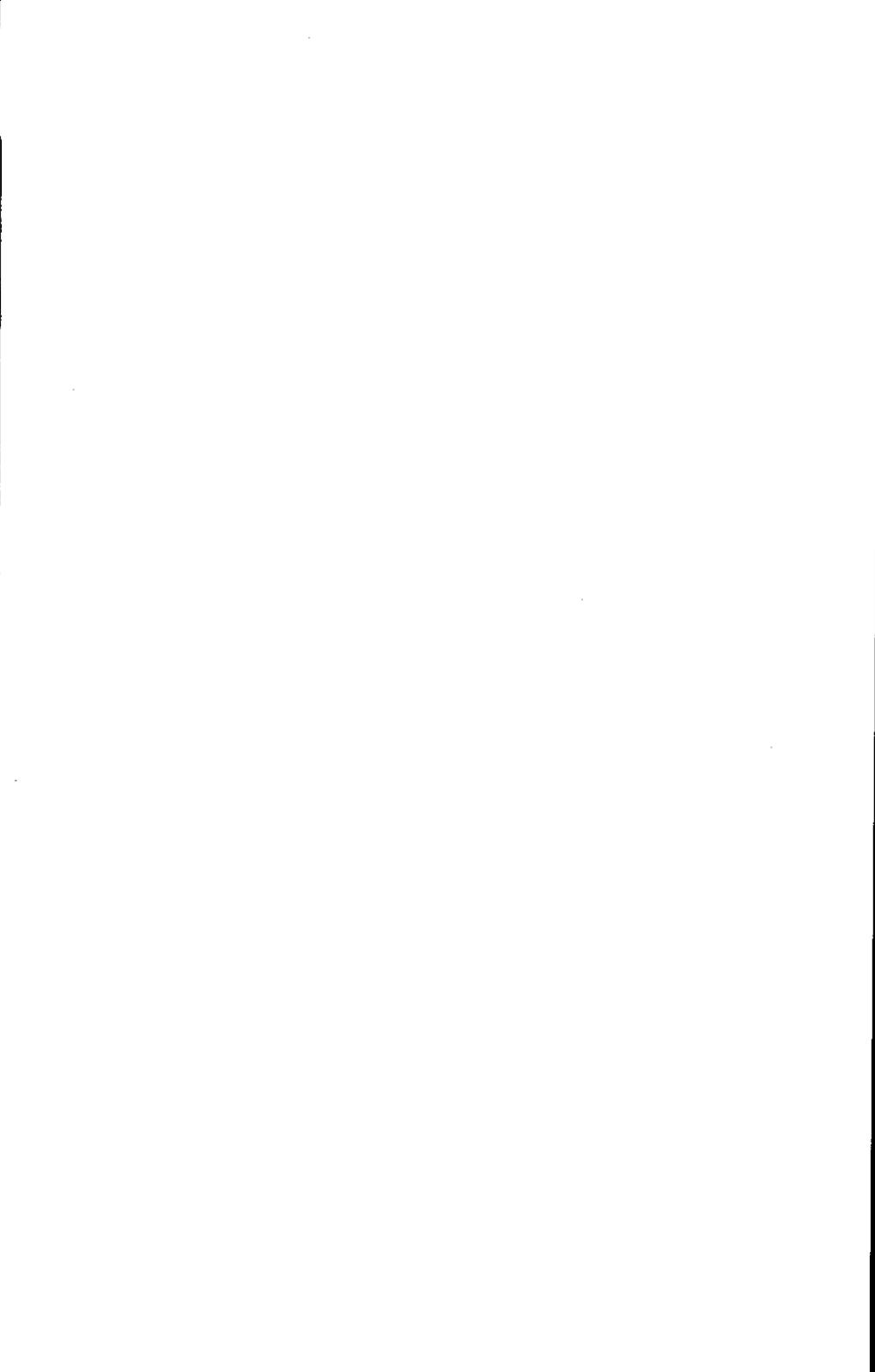
دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہوچکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

مبارک احمد ساقی — ایڈیشنل ناظر اشاعت

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

یہ رُوحانی خزائن [۱] کی بارھویں جلد ہے۔ جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سراجِ منیر۔ استفتاء۔ حجۃ اللہ۔ تحفۂ قیصریہ۔ محمود کی آمین۔ اور سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پر مشتمل ہے۔

سراجِ منیر

سراجِ منیر مشتمل بر نشانہائے قدیر مئی ۱۸۹۷ء میں چھپ کر شائع ہوئی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کتاب میں ان ۳۷ زبردست پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے الہام و وحی پاکر اُن کے وقوع سے کئی سال پہلے شائع فرما دی تھیں۔ اور اس میں آتھم و لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا خاص طور پر تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اور آپؑ نے اِس کتاب کے آخر میں وہ خط و کتابت بھی درج فرمائی ہے جو آپؑ کے اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ آف چاچڑاں شریف کے مابین ہوئی تھی۔ اور حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے ان خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہایت اخلاص اور ارادت کا اظہار کیا ہے۔

استفتاء

یہ رسالہ ۱۲ر مئی ۱۸۹۷ء کو لکھا گیا۔ اِس کے لکھنے کی غرض آریہ قوم کی اس افترا پردازی کا جواب دینا تھا کہ لیکھرام نعوذ باللہ آپ کی سازش سے قتل ہوا ہے۔ اس رسالہ میں پیشگوئی متعلقہ لیکھرام پر مفصّل بحث کی گئی ہے۔ اور اس پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اہل الرائے اور اہلِ نظر اصحاب سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ الہامات کو پڑھ کر یہ گواہی

دیں کہ جو پیشگوئی لیکھرام کی موت کے بارہ میں کی گئی تھی وہ واقعی طور پر پوری ہوئی یا نہیں۔
اِس رسالہ کے پڑھنے سے ہر منصف مزاج انسان کو یہ یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اور وہ قبل از وقت اپنے خاص بندوں پر غیب کی باتیں ظاہر کیا کرتا ہے۔

حجّۃ اللّٰہ

اِس کتاب کے لکھنے سے پہلے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک نہایت گندہ اشتہار شائع کیا۔ اور آپ کی عربی دانی پر معترض ہوا۔ اور اپنی قابلیت جتانے کے لئے عربی زبان میں مباحثہ کرنے کی آپؑ کو دعوت دی۔ اِس دعوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظور فرماتے ہوئے یہ شرط لگائی کہ چونکہ آپ کے نزدیک مَیں عربی نہیں جانتا اور محض جاہل ہوں۔ اس لئے اگر آپ مقابلہ کے وقت مجھ سے شکست کھا گئے تو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اِسے ایک معجزہ سمجھ کر فی الفور میری بیعت میں داخل ہونا ہو گا۔ لیکن جب مولوی غزنوی نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کا ساتھی شیخ نجفی کچھ بولا۔ تو آپ نے مولوی غزنوی اور شیخ نجفی کو مخاطب کرکے یہ رسالہ فصیح و بلیغ عربی میں ۱۷ر مارچ ۱۸۹۷ء کو لکھنا شروع کیا اور ۲۶ر مئی ۱۸۹۷ء کو مکمل کر دیا۔
اِس رسالہ میں جو اسرارِ ربانیہ اور محاسنِ ادبیہ پر مشتمل ہے آپؑ نے مکفّرین علماء پر حجت قائم کرنے کے لئے نجفی اور غزنوی کے علاوہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی ان الفاظ میں دعوتِ مقابلہ دی کہ اگر وہ تین چار ماہ تک ایسی کتاب پیش کر دیں تو اس سے میرا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائیگا۔ بے شک وہ جن ادباء سے مدد لینا چاہیں لے لیں۔ اگر وہ اس رسالہ کی نظیر حجم و ضخامت اور نظم و نثر کے موافق شائع کر دیں۔ اور پروفیسر مولوی عبداللہ یا کوئی اور پروفیسر حلف مؤکد بعذاب اُٹھا کر اُن کے تحریر کردہ رسالہ کو میرے رسالہ کے برابر یا اعلیٰ قرار دیں اور پھر قسم کھانے والا میری دُعا کے بعد اکتالیسؔ دن تک عذاب الٰہی میں ماخوذ نہ ہو تو مَیں اپنی کتابیں جو اس وقت میرے قبضہ میں ہونگی جلاکر اُن کے ہاتھ پر توبہ کر دونگا۔ اور اِس طریق سے روز روز کا جھگڑا طے ہو جائیگا۔ اور اس کے بعد جو شخص مقابلہ پر نہ آیا تو پبلک کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ جھوٹا ہے۔

آپؑ نے اس کتاب کے آخر میں تحریر فرمایا کہ یہ کتاب تکذیب و استہزاء کرنے والے علماء کے لئے آخری وصیت کی طرح ہے۔ اور اس اتمام حجت کے بعد ہم اُن سے خطاب نہیں کرینگے۔ لیکن نہ تو بٹالوی صاحب مقابلہ کے لئے سامنے آئے اور نہ غزنوی و شیخ نجفی اور نہ مخالف علماء میں سے کسی اور کو اس رسالہ کے مقابلہ میں فصیح و بلیغ عربی رسالہ لکھنے کی جرأت ہوئی۔

تحفۂ قیصریہ

چونکہ آپؑ کی بعثت کا مقصد اشاعت توحید الٰہی اور تبلیغ پیغام خداوندی تھا۔ اس لئے آپؑ نے ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر بھی جو ماہ جون ۱۸۹۷ء میں بڑی دھوم دھام سے منائی جانے والی تھی تبلیغ اسلام کا ایک پہلو نکال لیا۔ اور "تحفۂ قیصریہ" کے نام سے ایک رسالہ ۲۵ مئی ۱۸۹۷ء کو شائع فرما دیا۔ اس رسالہ میں جوبلی کی تقریب پر مبارکباد کے علاوہ نہایت لطیف پیرایہ اور حکیمانہ انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا اظہار اور ان اصولوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو امن عالم اور اخوت عالمگیر کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان کر کے ملکۂ معظمہ کو لنڈن میں ایک جلسۂ مذاہب منعقد کرانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس سے انگلستان کے باشندوں کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہونگی۔ پھر آپؑ نے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی کہ مسیح صلیب پر مرکر اُن کے لئے ملعون ہوا شناعت و قباحت ظاہر کر کے ملکۂ معظمہ سے درخواست کی ہے کہ پیلاطوس نے یہودیوں کے رعب سے ایک مجرم قیدی کو تو چھوڑ دیا اور یسوع کو جو بے گناہ تھا نہ چھوڑا۔ مگر اے ملکہ! اس شصت سالہ جوبلی کے وقت جو خوشی کا وقت ہے تو یسوع کو چھوڑنے کے لئے کوشش کر۔ اور یسوع مسیح کی عزت کو اس لعنت کے داغ سے جو اس پر لگایا جاتا ہے اپنی مردانہ ہمت سے پاک کر کے دکھلا۔ اور آپؑ نے اپنے دعویٰ کی صداقت میں ملکہ موصوفہ کو نشان دکھانے کا وعدہ کیا۔ بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد آپؑ کا پیغام قبول کر لیا جائے۔ اور نشان ظاہر نہ ہونے کی صورت میں اپنا پھانسی دے دیا جانا قبول کر لیا۔ اور فرمایا۔ اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا پر راضی ہوں کہ حضور ملکۂ معظمہ کے پایۂ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں اور یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکۂ معظمہ کو آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانے میں

عیسائی مذہب سے بے خبر ہے۔

جلسۂ احباب

۲۰ر جون ۱۸۹۷ء کو قادیان میں بھی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر ایک عام جلسہ کیا گیا۔ جس میں شمولیت کے لئے باہر سے بھی احباب تشریف لائے۔ اور گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق مبارکباد کا ریزولیوشن پاس کرکے تار کے ذریعہ سے وائسرائے ہند کو بھیجا گیا اور "تحفۂ قیصریہ" کی چند کاپیاں نہایت خوبصورت جلد کرا کے اُن میں سے ایک ملکۂ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کو اور ایک وائسرائے گورنر جنرل کو اور ایک جناب لفٹیننٹ گورنر پنجاب کو بھیجی گئی۔ اور جلسہ عام میں چھ زبانوں میں جو دُعا کی گئی اس میں خاص طور پر یہ دُعا بھی کی گئی تھی کہ

"اے قادر و توانا! ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کرکے ایک اور دُعا کے لئے تیری جناب میں جرأت کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر اس کا خاتمہ کر۔"

اس جلسۂ احباب کی مکمل روئیداد اِس جلد کے صفحہ ۲۸۵ - ۲۱۴ میں درج ہے۔

"محمود کی آمین"

سیّدنا حضرت محمود ایّدہ اللّٰہ بنصرہ العزیز نے جب قرآن ختم کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جون ۱۸۹۷ء میں اِس خوشی کے موقعہ پر ایک تقریب منعقد کی جس میں باہر کے احباب بھی شامل ہوئے اور تمام حاضرین کو پُر تکلّف دعوت دی گئی۔ اس مبارک تقریب کے لئے آپ نے ایک منظوم آمین لکھ کر ۷ر جون کو چھپوائی جو اس تقریب پر پڑھ کر سُنائی گئی۔ اندر خواتین پڑھتی تھیں اور باہر مرد اور بچّے پڑھتے تھے۔ یہ آمین نہایت درجہ سوز و درد میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

مسٹر سراج الدین صاحب پروفیسر ایف۔ سی۔ کالج لاہور پہلے تو مسلمان تھے۔ پھر پادریوں سے میل جول اور اُن کے اعتراضات سے متأثر ہو کر عیسائی ہو گئے تھے۔ مگر جب

وہ ۱۸۹۷ء میں قادیان پہنچے اور چند روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہے اور عیسائیت اور اسلام سے متعلق مختلف مسائل پر آپ سے گفتگو کی تو پھر اسلام کی فضیلت کے قائل ہو گئے۔ اور نماز بھی پڑھنے لگے۔ لیکن جب لاہور واپس گئے تو دوبارہ پادریوں کے دام میں پھنس گئے۔ اور پھر عیسائیت اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں چار سوالات بغرض جواب ارسال کر دیئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کے جوابات لکھ کر اور اُن کا نام "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" رکھ کر انہیں افادۂ عام کے خیال سے ۲۲ رجون ۱۸۹۷ء کو رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا۔

سال ۱۸۹۷ء کی ایک امتیازی خصوصیّت

۱۸۹۷ء کا سال جس میں یہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" لکھی گئی، اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کے لحاظ سے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۸۹۷ء میں عیسائیت اپنے کمال عروج پر تھی۔ چنانچہ امریکہ کے ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے ۱۸۹۶-۱۸۹۷ء میں ہندوستان کے مختلف مقامات پر لیکچر دیئے جو کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈین مدراس نے ۱۸۹۷ء میں کتابی صورت میں شائع کئے۔ ایک لیکچر میں ڈاکٹر مذکور نے عیسائیت کے غلبہ اور استیلاء کا ذکر کرتے ہوئے فخریہ انداز میں اعلان کیا:۔

"آسمانی بادشاہت پورے کرۂ ارض پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت، علم وفضل۔ صنعت وحرفت اور تمام تر تجارت اُن اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی ابوت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتی ہیں۔" (بیروز لیکچرز ص۱۹)

آگے چل کر ایک برطانوی ادیب کے حوالہ سے عیسائیت کے غلبہ واستیلاء کا نقشہ فخریہ انداز اور تعلّی آمیز الفاظ میں کھینچتے ہوئے کہا ہے:۔

"دنیائے عیسائیت کا عروج آج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ یہ درجۂ عروج اُسے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہُوا تھا۔ ذرا ہماری ملکۂ عالیہ (ملکہ وکٹوریہ) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے

احتراماً جھکتی اور خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ یا پھر گاؤں کے گرجا میں جاکر نظر دوڑاؤ اور دیکھو۔ وہ سیاسی مدبّر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور اُس کی قسمت کی باگ ڈور ہے جب یسوع مسیح کے نام پر دُعا کرتا ہے تو کیسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکاتا ہے۔ دیکھو جرمنی کے نوجوان قیصر کو جب وہ خود اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض سرانجام دیتا تو یسوع مسیح کے مذہب یعنی دین عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ اور مشرقی انداز پر ماسکو کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹ میں زار رُوس کو دیکھو۔ تاجپوشی کے وقت ابن آدم کے طشت میں رکھ کر اُسے تاج پیش کیا جاتا ہے۔ یا پھر مغربی جمہوریت (امریکہ) کے ایک صدر کے بعد دوسرے صدر کو دیکھو۔ کہ اُن میں سے ہر ایک عبادت کے نسبتاً سادہ لیکن عمیق اسلوب میں ہمارے خداوند کے ساتھ وفاداری اور تابعداری کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے۔ امریکی۔ برطانوی جرمنی اور روسی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے وائسرائے ہیں اور اسی حیثیت سے اپنی اپنی سلطنتوں میں حکمران ہیں۔ کیا ان سب کے زیرنگیں علاقے مل کر ایک ایسی وسیع وعریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے کہ جس کے آگے ازمنۂ قدیم کی بڑی سی بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے۔"

پھر "عیسائیت کے عالمی اثرات" کے زیرعنوان اپنے ایک پبلک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے ڈاکٹر بیروز نے یہ اعلان کیا:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ۔ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتّٰی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچیگی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق وصداقت کی منادی کی جائیگی کہ

"ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

مگر اس کے مقابلہ میں اسی سال (۱۸۹۷ء) میں اسلام کے بطلِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ کاسر الصلیب ہوگا اور اس کے ذریعہ عیسائیت کو شکست اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اپنی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں عیسائیوں کے متعلق فرمایا کہ ان کو بے قیدی اور اباحت کا آرام تو مِلا ہے۔

"لیکن رُوحانی آرام جو خدا کے وصال سے ملتا ہے اِس کے بارے میں تو مَیں خدا کی دُہائی دے کر کہتا ہوں کہ یہ قوم اس سے بالکل بے نصیب ہے۔ ان کی آنکھوں پر پردے اور ان کے دل مُردہ اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سچے خدا سے بالکل غافل ہیں۔ ایک عاجز انسان کو جو ہستیٔ ازلی کے آگے کچھ بھی نہیں ناحق خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں برکات نہیں۔ ان میں دل کی روشنی نہیں۔ ان کو سچے خدا کی محبت نہیں بلکہ اس سچے خدا کی معرفت بھی نہیں۔ ان میں کوئی بھی نہیں ہاں ایک بھی نہیں جس میں ایمان کی نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ اگر ایمان کوئی برکت ہے تو بے شک اس کی نشانیاں ہونی چاہئیں۔ مگر کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جس میں یسوع کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں پس یا تو انجیل جھوٹی ہے اور یا عیسائی جھوٹے ہیں۔

دیکھو قرآن نے جو نشانیاں ایمانداروں کی بیان فرمائیں وہ ہر زمانہ میں پائی گئی ہیں قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایمان دار کو الہام ملتا ہے۔ ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے ایماندار کی دُعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ ایمان دار کے شامل حال تائیدیں ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ پہلے زمانوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی تھیں اب بھی بدستور پائی جاتی ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا کا پاک کلام ہے۔ اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔

اُٹھو عیسائیو! اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اگر مَیں جھوٹا ہوں تو مجھے بے شک ذبح کر دو۔ ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر جنوری ۱۸۹۷ء کو آپ نے ایک خاص اشتہار کے ذریعہ یہ اعلان کیا:۔

"مَیں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے .... مَیں کبھی کا اس غم سے

فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلّی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے
غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کیے جائیں گے۔
مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔
..... کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مرینگی جو جھوٹے
خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن
نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ
کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ۔..... قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام
اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ
کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے
کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی
اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی
رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو
باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو
روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔"

("الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار" مؤرخہ ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

۱۸۹۷ء میں عیسائیت کے تفوّق و استیلاء اور اسلام کے زوال و انحطاط اور اس کی
غربت و بے بسی کو دیکھ کر کوئی ظاہر پرست انسان یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عیسائیت شکست
کھا جائیگی۔ اور اسلام کی فتح ہو گی۔ اور یسوع مسیح جس کی الوہیت اور جس کی برتری اور فوقیت
کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے اس کی معبودانہ زندگی پر موت وارد ہو گی لیکن حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جو اعلان فرمایا تھا وہ آج ہم اپنی آنکھوں سے
پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ کہاں گئی برطانیہ کی وہ سلطنت جس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔
آج وہ ایک معمولی سی طاقت رہ گئی ہے۔ کہاں گیا وہ قیصر جرمنی جو یسوع مسیح کے مذہب سے
وفاداری کا اظہار کرتا تھا۔ کہاں ہے وہ زار روس جسے ابن آدم کے طشت میں رکھ کر تاج پیش
کیا جاتا تھا۔ وہی روس آج عیسائیت کا اشد ترین دشمن ہے اور مذہب کو ایک مضحکہ خیز چیز
خیال کرتا ہے۔

اب کہاں ہے یسوع کی وہ روحانی حکومت جس کے آگے ازمنۂ قدیم کی بڑی سی بڑی سلطنت بھی بے حقیقت نظر آنے لگتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص اور جاں نثار مرید ہر ملک میں پہنچے۔ امریکہ میں پہنچے۔ یورپ میں پہنچے۔ افریقہ میں پہنچے۔ اور ہر جگہ دلائل اور براہین کی رو سے انہوں نے عیسائیوں کو شکست دی۔ آج عیسائی خود معترف ہیں کہ عیسائیت ہر جگہ ناکام ہو رہی ہے۔ چنانچہ انگلستان کے چودہ نامور پادریوں کا یہ اعتراف "Has the Church Failed" کتاب میں شائع ہوا ہے۔ دی آرچ بشپ آف ایسٹ افریقہ موسٹ ریونڈ لیونرڈ بیچر نے بھی ٹانگانیکا سٹینڈرڈ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۱ء میں اس امر کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"دنیا کی آبادی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ چرچ کو نئے ممبر اب بھی مل رہے ہیں۔ تاہم دنیا کی آبادی میں ان کا تناسب برابر گر رہا ہے۔ چرچ کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جا رہی ہے۔"

ایڈون لوئیس نے جو امریکہ کے ایک مذہبی ادارے کے مسیحی دینیات کے پروفیسر ہیں۔ درسی کتاب "اے مینوئل آف کرسچن بیلیفس" میں لکھا ہے:۔

"بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں۔"

سینٹ جونز کالج آکسفورڈ کے پریذیڈنٹ سر سائرل نارووڈ لکھتے ہیں:۔

"یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا ہے اور شاید یہ کہنا بھی صحیح ہو گا کہ ان کی اکثریت اب ایسی ہے۔" ("Has the Church Failed" P.125)

اور مسٹر لنڈن پی ہیریز اپنی کتاب "اسلام ان ایسٹ افریقہ" مطبوعہ ۱۹۵۴ء میں لکھتے ہیں:۔

"موجودہ صدی کی ابتداء میں عیسائی مصنفین اس بات کے دعویدار تھے کہ اسلام بغیر سیاسی اقتدار کے کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور اس وجہ سے افریقہ میں اسلام کا نام مٹ جائے گا۔"

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اب اس دعویٰ کو ماننے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ اسلام کا چیلنج بدستور

قائم ہے۔ بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر خطرناک صورت میں۔"

ایک اور عیسائی مصنف ایس۔جی۔ ولیم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی کالج اپنی کتاب "کرائسٹ آر محمد" میں لکھتے ہیں:۔

"غانا کے شمالی حصے میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمد کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آجکل ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔"

ہیگ کے کثیر الاشاعت اخبار "Niewwe Haagsch Courant" نے ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں زیر عنوان "مغربی یورپ میں اسلامی مہم کا آغاز" لکھا ہے کہ

"اسلام کسی ایک خاص قوم یا علاقہ کا مذہب نہیں۔ اور موجودہ عالمی مشکلات کا حل اس میں مضمر ہے .... اس میں کوئی شک نہیں کہ گذشتہ گیارہ بارہ سال کے عرصہ میں یورپ نے بہت بڑی تعداد میں اسلام کو عملاً قبول نہیں کیا۔ مگر یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے ایک بھاری تعداد اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں کی ضرور پیدا ہو گئی ہے۔ جو بہت ہی خوشگوار اور امید افزا ہے۔"

اسی طرح ہالینڈ کے مختلف شہروں کے پانچ اخبارات نے زیر عنوان "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر" سوالیہ نشان دے کر لکھا کہ :۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے کچھ بیزار ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں

اس بہاؤ کو روکنے کے لئے اور اس تبلیغ کے اثرات کو تھامنے کے لئے جس کا سب سے طاقتور انجن جماعت احمدیہ ہے ہمیں ان کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا۔"

پھر موجودہ صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جورج برنارڈ شا لکھتے ہیں :-

" مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام اس صدی کے اختتام پر قبول کرے گی ۔ میں نے محمدؐ کے دین کو ہمیشہ بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے ۔ میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانۂ حیات کے مقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے ۔ جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے ...... اب یورپ محمدؐ کے مذہب کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرے گا کہ اسلام کے اصول اس کی الجھنوں کو حل کر سکتے ہیں ...... موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام اختیار کر چکے ہیں ۔ اور کہا جا سکتا ہے ۔

"The Islamisation of Europe to be said to have begun " (on Getting married)

کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے ۔"

اللہ اکبر ! آج سے ستر سال پہلے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی کہی ہوئی بات پوری ہوگئی۔

" کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے ۔"

اور ۱۸۹۷ء میں کی ہوئی پیشگوئی پوری ہونے کے آثار نمودار ہو گئے ہیں ۔ اور مسیح کی الوہیت اور اس کے آسمان سے نازل ہونے کے عقیدہ سے لوگوں نے بیزاری کا اظہار شروع کر دیا ہے۔

اور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ تذکرۃ الشہادتین کا پورا ہونا یقینی ہوگیا ہے کہ

" ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے ۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں ۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا ۔ اور اب وہ بڑھیگا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے ۔" سچ ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کرونگا اسے ضرور ٭ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اے ہمارے قادر توانا، واحد و یکتا خدا! تُو جھوٹے معبودوں کی زندگی پر جلد موت وارد کر اور اسلام کی کامل فتح کا دن جلد لا۔ آمین

خاکسار
جلال الدین شمس
ربوہ

انڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انڈکس (بصورت خلاصہ مضامین)

رُوحانی خزائن جلد ۱۲

ا

اللہ تعالیٰ

ا ۔ خدا وہی خدا ہے جس کی طرف قرآن شریف بُلاتا ہے ۔ اِس کے سوا سب انسان پرستیاں یا سنگ پرستیاں ہیں ۔ صـ۶۴

ب ۔ ہمیشہ کے لئے حیّ و قیّوم صرف وہ اکیلا خدا ہے جو تجسّم اور تغیر سے پاک اور ازلی ابدی ہے ۔ صـ۱۹۶

ج ۔ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ اس کے اولیاء ابتداء میں ستائے جاتے ہیں، تکالیف دیئے جاتے تحقیر کئے جاتے اور گالیاں دیئے جاتے ہیں ۔ صـ۱۹۷ - ۱۹۸

د ۔ سنّت اللہ ہے کہ مخلص ضائع نہیں کئے جاتے بلکہ برکت دیئے جاتے ہیں - وہ آگ اور سمندر میں داخل کئے جاتے ہیں ۔ لیکن ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ ابتلاء کے وقت اللہ تعالیٰ اُن کے انوار ظاہر کرتا ہے ۔ صـ۱۹۸ - ۱۹۹

ھ ۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ دو ہی چیزیں ہیں تقوٰی اور دل کا پاک ہونا ۔ صـ۲۰۴

آتھم

آتھم کو دو طور کی موت دی ۔

(۱) اوّل یہ کہ وہ اخفائے حق اور دروغ گوئی کا ملزم ٹھہر کر اپنی صفائی کسی طور سے ثابت نہ کر سکا نہ نالش سے نہ قسم سے نہ کسی اور ثبوت سے ۔ دوسرے یہ کہ خدا کے وعدہ کے موافق اخفاء پر اصرار کرکے بہت جلد فوت ہو گیا ۔ پیشگوئی میں شرط تھی کہ حق کی طرف رجوع کرنے سے موت میں تاخیر واقع ہوگی ۔ اور پیشگوئی سے اُس کے خائف ہونے کا ثبوت ۔ صـ۷-۹ و حاشیہ صـ۱۲۷

(۲) چار طور سے پیشگوئی پوری ہوئی

اوّل شرط کے مطابق موتِ آتھم میں تاخیر ۔

دوم ۔ اخفائے شہادت پر اصرار کے بعد وہ فوت ہو گیا

سوم براہین احمدیہ کی اس سے متعلقہ پیشگوئی مندرجہ صفحہ ۲۴۱ پوری ہوئی ۔

چہارم ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور اس کی تفصیل صـ۹-۱۰ و صـ۱۱ و صـ۲۱-۲۲

(۳) رجوع (الف) رجوع جو دل کا فعل ہے ۔

پیشگوئی سنتے ہی شروع ہو گیا تھا۔ کھلے کھلے اسلام
لانے کی شرط پیشگوئی میں موجود نہیں۔ صفحہ ۱۰

(ب) رجوع یا خوف از پیشگوئی کا ثبوت کہ
خدا نے اطلاع دی کہ آتھم نے شرط سے فائدہ
اٹھایا۔ باوجود چار ہزار روپیہ انعام پیش کئے
جانے کے نہ قسم کھائی نہ نالش کی۔ پیشگوئی
کے بعد بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ صفحہ ۲۰-۲۱
و حاشیہ صفحہ ۱۲۷

(ج) آتھم میرے ایک پرانے ملاقاتی تھے۔ انہوں نے
زبانی اور تحریری بھی الحاح کیا۔ کہ اگر میری نسبت
کوئی پیشگوئی ہو اور وہ سچی نکلے تو میں کسی قدر
اپنی اصلاح کر لونگا۔ صفحہ ۲۰

۴۔ میرے الہام میں یہ بھی تھا کہ اگر آتھم سچی
گواہی نہیں دے گا اور نہ قسم کھائیگا تب
بھی اصرار کے بعد جلد مر جائیگا۔ صفحہ ۷۱

۵۔ آتھم کی پیشگوئی سے متعلق عیسائیوں کی طرف سے
فتنہ کا ذکر براہین احمدیہ میں مع الہامات۔
صفحہ ۵۲-۵۳ و صفحہ ۵۷ و صفحہ ۱۲۷-۱۲۹ و صفحہ ۲۱۲

۶۔ آتھم کی پیشگوئی کے حالات اور اس پر اعتراضات
کے جواب میں جو رسالہ نور الاسلام میں چھپا
تھا اس کا خلاصہ۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۰-۱۶۳

۷۔ آتھم سے متعلق پیشگوئی پوری ہوئی۔ آتھم
اور لیکھرام سے خدا تعالیٰ کا جمالی اور جلالی
معاملہ ہوا۔ آتھم کے متعلق اطلع اللّٰہ علی ھمّہٖ
و غمّہٖ فرما کر رحیم خدا نے تاخیر ڈال دی اور
نرمی کا سلوک کیا۔ اور لیکھرام سے سختی کا۔ کیونکہ
اس نے سختی دکھائی اور اس کے حق میں قہری الہامات
نازل ہوئے۔ اور آتھم کے رجوع کا ثبوت۔
صفحہ ۱۵۱-۱۵۲ و صفحہ ۱۵۵-۱۵۷ و صفحہ ۱۹۷-۱۹۸ و صفحہ ۲۰۹

۸۔ آتھم کی پیشگوئی پر اعتراض از عبدالحق اور اسکا
جواب۔ رجوع آتھم وغیرہ۔ اور براہین احمدیہ میں
عیسائیوں کے اس فتنہ کا اور مسلمانوں کے ان کے
ساتھ شامل ہونے کا ذکر وغیرہ۔ صفحہ ۲۰۶-۲۱۴

۹۔ آتھم کی پیشگوئی سے متعلق عبدالحق کو قسم دلانے
کا ذکر کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہے کہ اس
معاملہ میں حق نصاریٰ کے ساتھ ہے اور اگر یہ صحیح
نہیں تو اے خدا مجھ پر ذلت کی مار نازل کر اور
اگر ایک برس تک ذلت نازل نہ ہو تو میں جھوٹا
ہونگا اور تجھے امام جانوں گا۔ صفحہ ۲۰۸

آریہ

۱۔ آریہ قوم میں میں نے خدا کا خوف نہیں پایا۔
صفحہ ۳۹

۲۔ آریہ کے عقیدہ کی رو سے ہزارہا برس سے الہام
پر مہر لگ چکی ہے۔ صفحہ ۱۰۷

آمین

محمود کی آمین جس کا پہلا شعر یہ ہے:-

ا۔ حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
صفحہ ۳۱۹-۳۲۴

ب۔ لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
صفحہ ۳۲۱

احمدیہ جماعت یا سلسلہ

اِس سلسلہ کو جس کا خدا نے قدیم سے ارادہ کیا ہے کیونکر تمہارے لئے تباہ کر ڈالے۔ ص۴

استغفار

ا - استغفار کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے۔ ص۲۲۹ و ۲۳۰

ب - استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے ایک۱ جو مقربوں کا استغفار ہے۔ یعنی اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا۔ اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔

دوسری۲ قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسے ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشو و نما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور اس کی تفصیل۔ ص۲۴۶-۲۴۷

استفتاء

ا - رسالہ استفتاء ۱۲ مئی ۱۸۹۷ء کو لکھا گیا۔ اور اس کی تالیف کی غرض آریہ قوم کی اس افترا پردازی کا جواب دینا تھی کہ لیکھرام راقم کی سازش سے قتل ہوا ہے۔

ب - یہ رسالہ اُن کے لئے موجب زیادت علم ہے جو جاننا چاہتے ہیں کہ خدا حقیقت میں موجود ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ قبل از وقت کسی پر غیب کی باتیں ظاہر کر سکتا ہے۔ ص۱۰۷ و ص۱۱۱

اسلام

ا - آسمانی قوتیں جس قدر اسلام میں ہیں کسی دین میں نہیں اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں۔ ص۸۴

ب - دین اسلام کے ۲ دو بڑے حصے یا مقاصد

اوّل خدا کو جاننا اور اس سے محبت کرنا اور اُس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا۔

دوسرا مقصد اُس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور محسن کا احسان کے ساتھ معاوضہ دینا۔ ص۲۸۱

ج - اسلام کا خاصہ :-

(۱) اس کے بعض کامل پیروؤں میں اس قسم کے رُوحانی کمال کا پایا جانا جس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں۔ اسلام نے ہزاروں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر بنایا۔ گویا خدا کی رُوح اُنکے اندر سکونت رکھتی ہے۔ ہر صدی میں ایسے لوگ ہوتے رہے۔ اس زمانہ میں یہ عاجز موجود ہے ص۳۴۱ نیز دیکھو "زندگی"

(۲) حقیقی ایمان اور واقعی پاک زندگی جو آسمانی روشنی سے حاصل ہو بجز اسلام کے کسی طرح نہیں مل سکتی۔ ص۳۴۲

(۳) اسلام نہ کوئی نفتی قربانی نجات کیلئے پیش کرتا ہے

نہ لفظی محبت پیش کرتا ہے - اس کی یہ تعلیم ہے کہ ہم سچی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اپنے وجود کی پاک قربانی پیش کریں - صفحہ ۳۴۴ و ۳۴۵

(۴) اسلام کا نام دوسرے لفظوں میں قرآن شریف نے استقامت رکھا ہے - صفحہ ۳۴۴

(۵) اسلام کا لفظ محبت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خدا کے آگے اپنا سر رکھدینا اور صدق دل سے قربان ہونے کے لئے تیار ہو جانا جو اسلام کا مفہوم ہے یہ وہ عملی حالت ہے جو محبت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے - پس قرآن نے صرف قولی طور پر محبت کو محدود نہیں رکھا بلکہ عملی طور پر بھی محبت اور جانفشانی کا طریق سکھایا - اسلام کے لفظ میں صدق اور اخلاص اور محبت کے معنے کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں - صفحہ ۳۶۷

۷ - اسلام اور قتال دیکھو "جہاد"

اشتہار

اشتہار انعامی ایک ہزار روپیہ عیسائیوں کیلئے اگر وہ یسوع کے نشانوں کو آپ کے نشانوں سے قوت ثبوت اور کثرت تعداد میں بڑھتے ہوئے ثابت کر سکیں - صفحہ ۱۰۴

اعتراض

ہر دفعہ عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کیوں کی جاتی ہیں؟ جواب - ہر نبی انذاری پیشگوئیاں کرتا رہا اور مسیح موعود کے دم سے مخالفوں کی موت سے مراد - صفحہ ۵۸ و صفحہ ۶۲

اللہ

اللہ ولاہ سے مشتق ہے اس کے معنے ہیں ایسا معشوق اور محبوب جس کی پرستش کی جائے - یہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ توریت و انجیل نے نہیں سکھایا - صفحہ ۳۶۶ - ۳۶۷

الہام جمع الہامات

۱ - قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون - صفحہ ۱۰

۲ - الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب صفحہ ۱۵

۳ - ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک لیکھرام شدید عذاب میں مبتلا ہو جائیگا - صفحہ ۱۵

۴ - الہام مندرجہ براہین احمدیہ یا عیسٰی انی متوفیک کے خوب معنے کھلے کہ یہ الہام حضرت عیسٰیؑ کو بھی بطور تسلی ہوا تھا - وہاں یہود قتل کی کوشش کرتے تھے اور یہاں ہنود - حاشیہ صفحہ ۴۳ و صفحہ ۴۳ - ۴۹ و صفحہ ۱۳۱

۵ - ستعرف یوم العید والعید اقرب یعنی لیکھرام کے قتل کا دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا - صفحہ ۲۵ و ۲۹ و صفحہ ۱۲۰

۶ - الہامات مندرجہ براہین احمدیہ (صفحات ۲۴۱ و ۵۱۰) جن میں عیسائیوں اور یہود نما مسلمانوں کے فتنہ کا جو آتھم کی پیشگوئی پر ہوا اور لیکھرام کے نشان اور فتنہ تکفیر اور آپ کے مضمون کے تمام مضامین پر غالب آنے کی پیشگوئی کا ذکر ہے صفحہ ۲۰ - ۲۳ و حاشیہ صفحہ ۲۰ - ۲۱

۷ - لن ترضٰی عنك الیھود ولا النصارٰی ....
الی..... انا فتحنا لك فتحا مبینا۔ ص ۳۰
و ص ۱۲۹

۸ - واذ یمکر بك الذی کفّر .... الی .....
عطاءً غیر مجذوذ - حاشیہ ص ۳۰ و ص ۱۳۰
اور الہام واذ یمکر بك الذی - اوقد لی یا
ھامان کی تشریح - حاشیہ ص ۳۱
الہام میں کفر اور کُفّر دونوں طور پر ہے ص ۱۳۰

۹ - میں اپنی چمکار دکھاؤں گا - اپنی قدرت نمائی
سے تجھکو اٹھاؤں گا - دنیا میں ایک نذیر آیا
..... الی .... الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر
اولوا العزم - فلما تجلّٰی ربه للجبل جعله
دکًّا - حاشیہ ص ۳۱ و ص ۱۳۲

۱۰ - ینصرك اللّٰه من عندہ - وینصرك رجال
نوحی الیھم من السماء - یعنی بعض نشان بلا واسطہ
ہونگے اور بعض پیشگوئیوں کے ظہور کیلئے انسان
واسطہ بن جائیں گے - پہلے کی مثال جلسہ اعظم مذاہب
لاہور میں مضمون کا تمام مضامین پر غالب آنا جس کا
اعلان پہلے سے کر دیا گیا تھا - اور بالواسطہ
کی مثال جیسے لیکھرام وغیرہ ص ۳۲-۳۳ و ص ۶۶

۱۱ - لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب و
المشرکین منفکین حتّٰی تأتیھم البینة
وکان کیدھم عظیما - اور اگر خدا ایسا نہ کرتا
تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا - ص ۳۲

۱۲ - بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد - پاک محمدؐ مصطفٰے
نبیوں کا سردار - رب الافواج اس طرف توجہ کریگا
اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب
اور میرے مونہہ کی باتیں ہیں۔ ص ۳۴

۱۳ - یا احمد فاضت الرحمة علٰی شفتیك
میں فصاحت اور بلاغت کے دیئے جانے کی طرف
اشارہ ہے - حاشیہ ص ۴۰

۱۴ - عجل جسد له خوار حاشیہ ص ۴۷

۱۵ - الفتنة ھٰھنا فاصبر اور قوة الرحمٰن
لعبید اللّٰه الصمد کی تشریح - ص ۴۴-۴۹

۱۶ - تبّت یدا ابی لھب وتب - ما کان له
ان یدخل فیھا الّا خائفًا ص ۵۶ و ص ۱۲۰

۱۷ - ستعرف یوم العید والعید اقرب میں محمد حسین
کو خطاب ہے اور و بشّرنی ربّی بموته فی
ست سنة اور چند عربی اشعار - حاشیہ ص ۶۸-۶۹
و ص ۱۲۰

۱۸ - انت مبارك فی الدنیا والاٰخرة - امراض
الناس و برکاته ان ربّك فعال لما یرید
ایک یہ وقت ہے جو دُعا سے مرتے ہیں اور دوسرا
وقت آتا ہے جو دُعا سے زندہ ہونگے۔ ص ۷۰-۷۱

۱۹ - مبارك ومبارك وكل امر مبارك یجعل
فیه میں مسجد مبارک کی منار کا مادہ تاریخ ہے
اور آئندہ برکات کیلئے پیشگوئی۔ ص ۷۹

۲۰ - یقضی امرہ فی ست حاشیہ ص ۱۲۵
نیز دیکھو "پیشگوئیاں"

انجیل

ا - انجیل کی تعلیم توریت میں موجود ہے۔ ایک بڑا حصّہ طالمود میں اب تک موجود ہے۔ یہودی اب تک کہتے ہیں کہ انجیل کی تعلیم اُن کی کتب سے مسروقہ ہے۔ ایک فاضل یہودی کی کتاب اسی موضوع پر میاں سراج الدین عیسائی کے لئے منگوائی تھی لیکن وہ دیکھنے سے پہلے چلے گئے۔ ص ۳۵۸

ب - اسی لئے عیسائیوں نے آخرکار یہ عقیدہ بنالیا کہ یسوع کوئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ بلکہ نجات دینے کا سامان لے کر آیا۔ ص ۳۵۸ و ۳۵۹

اِنسانی پیدائش کی غرض

ا - وجود انسان کی علّت غائی یہ ہے کہ وہ اطاعت ابدی کرے۔ اور اپنے تمام قویٰ سمیت خدا کے لئے ہوجائے۔ ص ۳۴۵

ب - کامیابی کا طریق صدق و ثبات کے ساتھ اپنے تئیں خدا میں مستحکم کرے۔ اور استغفار کے ساتھ اپنی جڑوں کو خدا کی محبت میں لگائے۔ اور پھر قولی اور عملی توبہ کے ساتھ خدا کی طرف جھکنے کے ذریعہ اپنے انکسار اور تذلل کی نالیوں کے ساتھ ربانی پانی اپنی طرف کھینچے جو گناہ کی خشکی کو دھو ڈالے اور کمزوری کو دُور کردیا کرے۔ ص ۳۴۶

ایمان

صحیح اور مقبول ایمان وہی ہے جو اپنے ساتھ آسمانی گواہیاں رکھتا اور قبولیت کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ ص ۳۴۳

ب

بُت اور بُت پرست

ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بُت ہے۔ اور جو شخص اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ گو توریت میں اس باریک بُت پرستی کی تصریح نہیں لیکن قرآن شریف ان تصریحات سے بھرا ہوا ہے۔ ص ۳۴۹

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ میں تین فتن عظیمہ کے متعلق پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا۔ ایک فتنہ آتھم کے بعد عیسائیوں کا۔ دوسرا مولوی محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا مسلمانوں کی طرف سے اور لیکھرام کے قتل کے بعد ہندوؤں کی طرف سے اور انکی تفصیل۔ ص ۵۲-۵۷ و ۵۹

پ

پادری

ا - اسلام اور دوسرے مذاہب کے متعلق پادریوں کی خیانتوں کا ذکر۔ اور یہ کہ وہ سچائی کو چھپاتے ہیں۔ اہالیانِ یورپ کے اسلام سے نفرت کی وجہ پادری صاحبان کی خلاف واقعہ قصوں پر مشتمل کتابیں ہیں۔ ص ۲۸۰

۱۴ - علم قرآن دیئے جانے کی براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ میں پیشگوئی - ایسا علم جو باطل کو نیست کرے گا اور یہ کہ دو انسان بہت مبارک ہیں - ایک معلّم - یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک متعلّم یعنی آپ اور اس کا وقوع - ص ۴۰ - ۴۱

۱۵ - براہین احمدیہ ص ۲۴۱ الآ ان نصر اللّٰہ قریب - یأتیک من کل فجٍّ عمیق - یاتون من کل فجٍّ عمیق اور اس کے مطابق رجوع خلائق - اور دُور دُور شہروں کے لوگوں کا قادیان آنا - ص ۴۲

۱۶ - براہین احمدیہ ص ۲۳۹ ھوالذی ارسل رسوله بالھدٰی ودین الحق لیظھرهٗ علی الدین کلّه - کہ یہ دین اس مامور کے ذریعہ تمام ادیان پر غالب آئیگا - دوسری تمام ملّتیں ملّیہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی - چونکہ مسیح موعود کے ذریعہ یہ غلبہ حاصل ہونا تھا اسلئے الہام یاعیسٰی انی متوفیک میں آپ کو عیسٰی کا نام دیا جانا اور حضرت عیسٰیؑ سے آپ کی مشابہت اور لیکھرام کے نشان کے وقت اس کی صداقت کا ظہور - ص ۴۲ - ۵۰

۱۷ - ڈپٹی عبداللہ آتھم سے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر - رجوع کا ثبوت - قسم پر چار ہزار روپیہ کا انعام - رجوع پر قائم نہ رہنے اور اخفائے حق پر اصرار کے بعد جلد مر جانا - اور آتھم کا پیشگوئی کے بعد مباحثات و مناظرات سے کلی اجتناب - ص ۵۰ - ۵۲

۱۸ - تین فتنوں کے متعلق براہین احمدیہ کے ص ۲۴۱ و ص ۵۱۱ و ص ۵۵۷ میں ذکر - الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم میں تین فتنوں کی طرف اشارہ ہے - اُن میں سے ایک فتنہ آتھم کی پیشگوئی سے متعلق دوسرا فتنہ محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا اور تیسرا لیکھرام کی موت کے بعد ہندوؤں کی طرف سے اور اُن کی تفصیل - ص ۵۲ - ۵۹

۱۹ - پیشگوئی متعلقہ آتھم کی میعاد ختم ہونے پر اس کے ہمّ و غم اور رجوع سے متعلق الہامات - انا نکشف السرّ عن ساقه کا اس میں وعدہ تھا - پس لیکھرام کے نشان کے بعد اپنے وعدہ کے موافق اثر پیشگوئی کو جو مخفی تھا ننگا کر کے دکھلا دیا - ص ۶۰ - ۶۱

۲۰ - لیکھرام کے نشان سے ہندو اور آریہ غم سے روئے اور ایماندار اور صادق زیادت معرفت کی خوشی سے اور اصحاب الصفّہ کے متعلق الہام ترٰی اعینھم تفیض من الدمع کی پیشگوئی کامل طور پر میں نے پوری ہوتی دیکھی - ص ۶۱

۲۱ - ملاوا مل مرض دق میں مبتلا ہوا تو آپ سے دعا کرائی - الہام ہوا یا نار کونی بردًا وسلامًا اور اس کی خبر دی گئی کہ وہ صحت پا جائیگا اور پیشگوئی پوری ہوئی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ واقعہ سراسر صحیح ہے اور اس کی تکذیب پر قسم کھانے والے کو ایک سال تک اللہ تعالیٰ بے سزا نہیں چھوڑیگا ص ۶۲ - ۶۴

۲۲ - یاد رکھو - یہ جھوٹی خدائی (یسوع کی) بہت جلد ختم ہونے والی ہے وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادتمند لوگ سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے - یہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جسقدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے لڑے - پر یہ وعدے مبدّل نہیں ہونگے۔ ص ۶۶

۲۳ - یتم نعمتہ علیک لیکون اٰیۃ للمومنین یعنی قول بھی نشان ہوگا - جیسے جلسہ اعظم مذاہب لاہور کا لیکچر اور عربی کتب - اور فعل بھی - اور اولاد بھی اور مالی نصرت بھی اور مشرق و مغرب سے معاون بنیں گے - مثلاً مدراس سے سیٹھ حاجی عبدالرحمٰن اللہ رکھا اور بمبئی سے منشی زین الدین ابراہیم صاحب - ص ۶۶-۶۷

۲۴ - قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون - قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون - اس کے مطابق ماہ رمضان میں خسوف کسوف - اور آتھم کی پیشگوئی پر عیسائیوں کا واقعات کو چھپانے کا مکر اور مولویوں کا ان کی ہاں میں ہاں ملانا یہ شیطانی آواز تھی - پھر خدا نے آتھم کے اخفائے شہادت پر اصرار کے بعد اسے ہلاک کر دیا اور لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا آسمانی آواز تھی جس نے شیطانی آواز کو کالعدم کر دیا یہی آثار نبویہ میں مذکور ہے - ص ۶۶

۲۵ - رب ارنی کیف تحی الموتیٰ ..... الیٰ ..... اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا - اَلیس ھٰذا بالحق - اس میں سلسلہ کے نابود کرنے کیلئے قوم کی شدید مخالفت کی طرف اشارہ ہے - لیکن خدا اس کو ترقی دیگا اس پیشگوئی کے وقوع کا ذکر۔ ص ۷۱

۲۶ - پیشگوئی متعلقہ آتھم کی میعاد کے اندر ہی ہاویہ کی آنچ شروع ہو گئی تھی - ستره برس پہلے اس بحث کی طرف اشارہ کر دیا جو توحید اور تثلیث کے بارہ میں بمقام امرتسر ہوئی - فرمایا قل ھو اللہ احد الیٰ آخر السورۃ - اس الہام کے ساتھ ہی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں الہام ہے انا فتحنا لک فتحاً مبینا - ص ۷۲

۲۷ - فتح الولی فتح وقربناہ نجیا - اشجع الناس ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ - انار اللہ برھانہ - ص ۷۲

۲۸ - انک باعیننا یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاٰخرۃ ص ۷۳

۲۹ - انی رافعک الیّ والقیت علیک محبۃ منی - وبشر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم - واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس - ص ۷۳

۳۰ - فحان ان تعان وتعرف بین الناس

شہرت پانے کے متعلق پیشگوئی۔ ص ۷۴

۳۱ - ینقطع اٰباؤك ویبدأ منك اس پیشگوئی میں دو وعدے ہیں - ایک یہ کہ لائق اور اچھی اولاد اس خاندان سے پیدا کرے گا۔ دوسرے تمام شرف ومجد کا ابتداء اس عاجز کو ٹھیرایا جائیگا مبارک لڑکے سے متعلق پیشگوئی بھی اس الہام کا ایک شعبہ ہے۔ ص ۷۴-۷۵

۳۲ - وما کان اللّٰہ لیترکك حتّٰی یمیز الخبیث من الطیّب - ص ۷۵

۳۳ - اردت ان استخلف فخلقت اٰدم - پھر قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا اسمیں مولویوں کے فتوئ تکفیر کی طرف اشارہ ہے۔ ص ۷۵

۳۴ - یحی الدین ویقیم الشریعة ویا اٰدم ویا مریم ویا احمد اسکن انت و زوجك الجنّة - نفخت فیك من لدنی روح الصدق - آئندہ کے متعلق پیشگوئی ہے تین ناموں سے تین واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ مقام لدن - خواب میں ایک فرشتہ دیکھا جو کہتا ہے کہ مقام لدن وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی ہیں۔ ص ۷۶

۳۵ - لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب و المشرکین منفکّین حتّٰی تاتیھم البیّنة اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑجاتا ایک کھلے کھلے نشان کی طرف اشارہ ہے - ص ۷۶

۳۶ - انا فتحنا لك فتحًا مبینًا لیغفرلك اللّٰہ ماتقدم من ذنبك وما تأخر - اس میں لیکھرام کے نشان کی طرف اشارہ ہے اور اس سے متعلقہ دوسرے الہامات ص ۷۷

۳۷ - بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید - اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ ص ۷۸

۳۸ - یا عیسٰی انّی متوفیك ورافعك الیّ وَ جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامة - یہ پیشگوئی لیکھرام کے حق میں ہے - اور دیگر الہامات جن میں فتح و غلبہ اور حفاظت کا ذکر ہے - ص ۷۸-۷۹

۳۹ - سلام علیك یا ابراھیم - حب اللّٰہ خلیل اللّٰہ - اسد اللّٰہ - بیت الفکر و بیت الذکر - ص ۷۹

۴۰ - تجھے بہت برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے - کشف میں زمین کا کہنا یا ولی اللّٰہ کنت لا اعرفك ص ۸۰

۴۱ - محمد حسین بٹالوی کے ضلالت سے رجوع کرنے کا ذکر کہ خدا اس کی آنکھیں کھولیگا - ص ۸۰

۴۲ - عمر سے متعلق پیشگوئی - خدا نے خبر دی ہے کہ تیری عمر اسّی برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی اور یہ الہام بیس بائیس برس کا ہے - ص ۸۱

۴۳ - آریوں پادریوں اور سکھوں کے مقابل جو اشتہارات جاری ہوئے ان میں یہ وعدہ لکھا گیا کہ جو شخص

مقابل پر آئیگا خدا تعالیٰ اس میدان میں میری مدد کرے گا۔ ص ۸۱

۴۴ - ایسے خوارق اور پیشگوئیاں پانچہزار کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ ص ۸۱

۴۵ - نصرت الٰہی کے پُرزور وعدے اور اس سے متعلقہ الہامات - اور یہ مدد آسمانی نشانوں سے ہوگی - ص ۸۳ - ۸۴

۴۶ - اسلام و جماعت کی ترقی کے متعلق پیشگوئی ص ۱۹۵

پیشگوئی کا دلیل صداقت ہونا

ا - قرآن اور تورات نے نبوت کا سب سے بڑا ثبوت پیشگوئی کو قرار دیا ہے - اور پیشگوئیوں کے متعلق اعتراضات کا جواب - ص ۱۱۱

ب - پیشگوئیوں پر اس قسم کے شبہات کہ یہ اتفاقی ہیں وغیرہ اُن کے دل میں پیدا ہوتے ہیں جن کے دل خدا تعالیٰ کی سچی معرفت سے بے نصیب ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے کاموں سے حیرت زدہ ہو کر انکار کی طرف جھک جاتے ہیں - ص ۱۱۲

ج - جو پیشگوئی خدا کے نام پر کی جائے اور وہ پوری ہو جائے تو وہ خدا کی طرف سے ہے - اگر یہ اصول نہ مانا جائے تو خدا کی ساری کتابیں بے دلیل رہ جائیں گی - ص ۱۱۲

د - وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم میں بعض کی شرط اس لئے ہے کہ وعید کی پیشگوئیوں میں رجوع اور توبہ کی حالت میں عذاب کا تخلّف جائز ہے گو کوئی بھی شرط نہ ہو اور اُن کو اتفاق پر محمول کرنا گویا خدا تعالیٰ کے دینی انتظام پر ایک حملہ اور نبوت کی عمارت کو گرانے کا ارادہ ہے - ص ۱۱۲

پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جوابات

۱ - اعتراض - کہ مارچ ۱۸۸۶ء میں اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی ہوئی - جواب - اشتہار میں یہ کہیں نہیں لکھا تھا کہ اس سال میں لڑکا پیدا ہونا ضروری ہے اور نہ الہام میں کوئی ایسا لفظ ہے - ہاں دوسرے حمل سے لڑکا پیدا ہوا - یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی مگر الہام نے اُسے موعود قرار نہیں دیا تھا - یہ بھی یاد رکھو کہ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو - تم الہام پیش کرو - ص ۱۵۷ - ۱۵۸

۲ - احمد بیگ کے داماد کے زندہ رہنے پر اعتراض کا جواب کہ وہ پیشگوئی بھی شرطی تھی - ص ۱۵۹

ت

تحفۂ قیصریہ

ہدیہ شکرگذاری بخدمت قیصرۂ ہند بتقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ مطبوعہ ۲۵ رمئی ۱۸۹۷ء - ص ۲۵۳ - ۲۸۴

تفسیر

۱ - یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ الخ۔ یہود کی ہر روز ایک مجرمانہ موت کی دھمکی کی

پیش نظر اس بشارت کی ضرورت پڑی۔ صفحہ ۴۶-۴۷

(ب) یہود نے کاذب ثابت کرنے کیلئے صلیب پر مارنا چاہا کیونکہ مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔ خدا نے تسلی دی کہ تو ایسی موت سے نہیں مرے گا جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ تو خدا سے دُور و مہجور ہے۔ صفحہ ۴۸

(ج) لفظ رفع کے مفہوم میں ہمارے نبی صلعم کے آنے کی بھی پیشگوئی مخفی تھی کیونکہ اس وعدہ کا ظہور زیادہ تر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ صفحہ ۴۸

۲ - خیر الماکرین -

(د) قرآن شریف کی رُو سے خدا کا نام خیر الماکرین اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب وہ کسی مجرم مستوجب سزا کو باریک اسباب کے استعمال کی سزا میں گرفتار کرتا ہے۔ جن اسباب کو مجرم کسی اور ارادہ سے اپنے لئے مہیا کرتا ہے وہی اس کی ذلت اور ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکھرام نے خیر الماکرین سے نشان مانگا تھا اس لئے اتوار کا دن جو ایک شخص کو شدھ کرنیکا جشن کا دن تھا۔ وہی خوشی کے اسباب اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے ماتم کے اسباب ہو گئے۔ حاشیہ صفحہ ۱۱۵-۱۱۶

(ب) مکر لطیف اور مخفی تدبیر کو کہتے ہیں۔ شریروں کو سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کے باریک اور مخفی کاموں کا نام مکر ہے۔ صفحہ ۱۱۷

۲ - من کان فی هٰذه اعمٰی فهو فی الآخرة اعمٰی

یعنی جسے اس دنیا میں خدا کے دیکھنے کا نور نہ ملا وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ خدا کو دیکھنے کے لئے انسان اسی دنیا سے حواس لے جاتا ہے۔ صفحہ ۳۴۵

۳ - وما ارسلناک الّا رحمة للعالمین یعنی تمام دنیا پر۔ کیونکہ عالمین میں کافر بے ایمان اور فاسق و فاجر بھی داخل ہیں۔ صفحہ ۳۶۸

توبہ

توبہ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا۔ توحید کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں۔ دُعا بھی توبہ ہے صفحہ ۳۲۹ و ۳۳۰

توحید

۱ حقیقی توحید خدا کی ہستی کو مان کر اور اُس کی وحدانیت کو قبول کر کے پھر اس کامل اور محسن خدا کی اطاعت اور رضا جوئی میں مشغول ہونا اور اس کی محبت میں کھوئے جانا۔ صفحہ ۳۴۹

۲ حقیقی توحید جس سے نجات وابستہ ہے تین قسم کی تخصیص کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید۔ دوّم صفات کے لحاظ سے توحید۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق و صفا کے لحاظ سے توحید اور اس کی تفصیل اور نزول قرآن کے وقت یہود یہ توحید کھو بیٹھے تھے صفحہ ۳۵۰ نیز دیکھو "بت پرست"

ج

جشنِ جوبلی

جہاد

۳ - یہ پادریوں کی بھی خیانت ہے کہ ناحق دائمی جہاد کے مسئلہ کو قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض نادانوں کو دھوکا میں ڈال کر نفسانی جوشوں کی طرف انکو توجہ دیتے ہیں۔
صـ۲۶۹ و صـ۲۸۰

۴ - رعیت کا عادل بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا بغاوت ہے نہ کہ جہاد - عہد توڑنا - نیکی کی جگہ بدی کرنا اور بے گناہوں کو مارنا ظلم ہے - اور اس کا مرتکب ظالم ہے نہ کہ غازی - صـ۲۸۰
و صـ۲۸۱ - ۲۸۲

۵ - جہاد بالسیف

(الف) خدا کا کلام ظالمانہ تلوار اٹھانے والوں کے لئے تلوار کی سزا بیان کرتا ہے۔ صـ۲۸۰

(ب) یہود اور نصاریٰ سے جو لڑائیاں ہوئیں انکی ابتدا اہلِ اسلام نے نہیں کی تھی - اور یہ لڑائیاں اشاعتِ توحید اور دین میں جبرًا داخل کرنے کیلئے ہرگز نہیں تھیں - ان کے اسباب مخالفین اسلام نے پیدا کئے اور یہ عذاب کی طرح تھیں - صـ۳۵۱

(ج) قتال کی وجہ اور اس اعتراض کا جواب کہ جب آنحضرتؐ کے پاس جمعیت ہوگئی تو پھر لڑائی کی مخفی نیت ظہور میں آئی - صـ۲۶۴-۲۶۵

ح

حجۃ اللہ

۱ - ۲۶ر مئی ۱۸۹۷ء کو اس کا اعلان فرمایا جس میں لکھا کہ یہ کتاب اسرارِ ربانیہ اور محاسن ادب پر مشتمل ہے - صـ۱۴۰

۲ - محمد حسین بٹالوی اور اس کے امثال اگر تین چار ماہ تک ایسی کتاب پیش کریں تو اس سے میرا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا - بے شک وہ دوسرے ادیبوں سے مدد لیں - صـ۱۴۰

۳ - اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نجفی اور غزنوی اس میعاد کے اندر جو سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے اس وقت تک ہو سکتی ہے اس مضمون کی نظیر اس کے حجم و ضخامت اور نظم و نثر کے موافق شائع کردیں - اور پروفیسر مولوی عبداللہ صاحب یا کوئی اور پروفیسر حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر اعلیٰ یا برابر قرار دے پھر وہ قسم کھانے والا میری دعا کے بعد اکتالیس دن تک عذابِ الٰہی میں ماخوذ نہ ہو تو میں اپنی کتابیں جلا کر اُن کے ہاتھ پر توبہ کرونگا ورنہ وہ جھوٹے ہونگے - اگر کہو دوسروں سے لکھوا کر پیش کروگے تو تمہیں بھی دوسرے عربی دان مل سکتے ہیں - تمہارے ساتھ ہزاروں علماء ہیں اور میرے ساتھ بزعم شما صرف جاہلوں یا منشیوں کا گروہ ہے - صـ۱۶۴

۴ - یہ رسالہ مفتریوں پر حجت قائم کرنے کیلئے ہے - صـ۱۷۲

۵ - عبدالحق غزنوی سے عربی زبان میں مقابلہ سے پہلے اسکا امتحان کہ وہ اس جیسا رسالہ لکھے صـ۲۱۸-۲۱۹

ہمکلام ہوتا اور غیب کی خبروں پر اطلاع دیتا اور اُنکی تائید کرتا ہے - ہزاروں اسلام میں ایسے لوگ ہوئے - اس زمانہ میں یہ نمونہ دکھلانے کے لئے یہ عاجز ہے - مگر عیسائیوں میں کوئی نہیں جو انجیل کی قرار دادہ نشانیوں کے موافق اپنا حقیقی ایمان اور پاک زندگی ثابت کر سکے - ص ۳۴۱

۲ - کوئی پاک زندگی بجز آسمانی گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتی - ص ۳۴۲

۳ - واقعی طور پر پاک زندگی وہ ہے جو اپنے ساتھ آسمانی نشان رکھتی ہے - ص ۳۴۳

۴ - عیسائیوں میں ہرگز پاک زندگی موجود نہیں جو آسمان سے اُترتی اور دلوں کو روشن کرتی - ص ۳۴۳

۵ - جب انسان اور خدا میں حجاب نہ رہے اور اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے تب ایک نورانی شعلہ اُسے منوّر کرتا اور اندرونی غلاظت دھو دیتا اور وہ ایک نیا انسان ہو جاتا ہے - تب اس کو پاک زندگی حاصل ہوتی ہے - اور اس پاک زندگی حاصل کرنے کا مقام یہی دنیا ہے - ص ۳۴۵-۳۴۷

زین الدین ابراہیم (منشی از بمبئی) مخلص اور پُر جوش ہیں - ص ۶۷

س

سچ

سچ میں برکت ہے کہ آخر اس کی روشنی دنیا پر پڑتی ہے - تب دنیا کی تمام دیواریں چمک اٹھتی ہیں - ص ۸۲

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۳۲۵-۳۴۷

ا - <u>وجۂ تالیف</u> - سراج الدین عیسائی نے چار سوال بغرض طلب جواب بھیجے ان کا جواب فائدہ عام کے لئے شائع کیا گیا - ص ۳۲۷

ب - <u>سوالات اور جوابات</u>

سوال ۱؎ : عیسائی عقائد کے مطابق مسیح کا مشن بنی نوع انسان کی محبت اور اس کی خاطر اپنے تئیں قربان کر دینا تھا - کیا بانئ اسلام کا بھی اسی نوع کا تھا یا محبت اور قربانی کے علاوہ اور بہتر الفاظ اس مشن کو ظاہر کر سکتے ہیں؟

<u>جواب</u> - کفارہ اور مسیح کو صلیبی موت کی وجہ سے ملعون قرار دینا باطل عقیدہ ہے اور قرآن کے خلاف ہے - قرآن مجید نے جو علاج گناہ کے دُور کرنے کا بتایا ہے اس کی تفصیل مع آیات قرآنیہ - ص ۳۲۷-۳۴۸

<u>سوال ۲؎</u> : - اگر اسلام کا مقصد توحید ہے تو آغاز اسلام میں یہود سے جہاد کیوں کیا گیا جبکہ ان کی الہامی کتابیں توحید سکھاتی ہیں - اور آج قائلین توحید کے لئے مسلمان ہونا نجات کے لئے کیوں ضروری ہے؟ ص ۳۴۸

<u>جواب</u> - آغاز اسلام میں یہود میں حقیقی توحید

عملی طور پر باقی نہیں رہی تھی۔ اور نہ اسلام نے یہود
سے توحید منوانے کے لئے لڑائیاں کیں۔ اور ضرورت
قرآن کا ثبوت اور اس کی تفصیل ص ۲۴۸ - ۳۶۶
نیز دیکھو "توحید" اور "قرآن"

سوال ۳؎ :- قرآن میں وہ کونسی آیتیں ہیں جن
میں خدا اور انسان کے درمیان محبت کرنے کے بارے
میں حب کا فعل استعمال کیا گیا ہے۔ ص ۳۶۶

جواب (الف) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں لفظ اِلٰه جو
وَلَاهٌ سے مشتق ہے اسکے معنے ایسا محبوب اور معشوق
ہیں جس کی پرستش کی جائے۔ اسی طرح اسلام کے
لفظ میں اخلاص اور محبت کے معنے کوٹ کوٹ کر
بھرے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آیات والذین امنوا
اشد حبا للّٰه وغیرہ ص ۳۶۶ - ۳۶۷

(ب) اس سوال کا جواب کہ کیا خدا بھی انسانوں سے
محبت کرتا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی اور صبر
کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے کافروں اور
ظالموں سے نہیں۔ ان کے لئے احسان اور
رحم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وما ارسلناک
الا رحمة للعالمین۔ ہاں قرآن میں انسانوں سے
خدا کی اس قسم کی محبت کا ذکر نہیں کہ نیک کو
مارا اور بُرے سے پیار کیا۔ اور آیات قرآنیہ
ص ۳۶۸ - ۳۶۹

(ج) انسان انسان کے ساتھ محبت کرے۔ قرآن
میں اسجگہ محبت کی بجائے رحم اور ہمدردی
کا لفظ رکھا ہے۔ کیونکہ محبت کی انتہا
عبادت ہے اس لئے حقیقی طور پر یہ لفظ خدا کیلئے
خاص ہے اس کی تفصیل معہ آیات قرآنیہ۔
ص ۳۶۹ - ۳۷۱

سوال ۴؎ :- مسیح کے کلمات میرے پاس آؤ تم جو
تھکے ماندے ہو۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ میں روشنی
ہوں میں راہ ہوں۔ زندگی ہوں۔ کیا بانئے اسلام
نے ایسے کلمات اپنی طرف منسوب کئے ہیں؟
ص ۳۷۲

جواب :- قل ان کنتم تحبون اللّٰه فاتبعونی
یحببکم اللّٰه یعنی میری پیروی سے انسان خدا
کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے سب اقوال پر غالب ہے
اور اس سے بڑھ کر کوئی اور مقام نہیں کہ انسان
خدا کا محبوب بن جائے۔ اسی طرح قد جاءکم
من اللّٰه نور۔ عیسائیوں کو جس قسم کا آرام حاصل
ہے وہ بے قیدی اور اباحت کا ہے اور اس کی
تفصیل۔ ص ۳۷۲ - ۳۷۴

سراج منیر

سراج منیر مشتمل بر نشانہائے قدیر مئی ۱۸۹۷ء میں
شائع ہوئی۔ اور پیشگوئیوں کے علاوہ جو پوری ہوئیں
اس میں خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والوں سے جو
خط وکتابت ہوئی درج ہے۔ ص ۱ - ۱۰۴

سلسلہ احمدیہ دیکھو "احمدیہ جماعت یا سلسلہ"

سیٹھ حاجی عبدالرحمٰن اللہ رکھا مدارسی
انہوں نے اخلاص اور خدمت میں وہ ترقی کی کہ صحابہؓ کے
رنگ میں محبت پیدا کرلی۔ ص ۹۷

سید احمد خاں (سرسید)

ا - براہین میں تین فتنوں کی پیشگوئی کے متعلق وہ قسم کھا کر کہیں کہ پوری نہیں ہوئی - اور حقیقت میں ہو چکی ہو - تو اکتالیس دن کے اندر اُن پر آسمانی عذاب نازل ہوگا - اگر نہ ہؤا تو میں جھوٹا ہونگا - ص ۵۷

ب - سید احمد خاں کا نام منکرین کی مد میں اُن کے منکر الہام اور وحی مشتمل بر غیب کے ہونے کی وجہ سے ہے - مَیں ڈرتا ہوں کہ پُوچھا نہ جاؤں کہ ایک گمشدہ کو تم نے کیوں تبلیغ نہ کی - ص ۵۸

ش

شرمپت (لالہ)

آریہ متعصب بشمبرداس کی قید ایک سال کی بجائے چھ ماہ ہو جانے کے نشان کا شاہد - اور اُس سے قسم مؤکد بعذاب کا مطالبہ - ص ۳۹

شعر جمع اشعار

۱ - جن کا پہلا شعر یہ ہے ؎

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر
(سراج منیر)

۲ - چند عربی اشعار پنڈت لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کے سلسلہ میں - منقول از کرامات الصادقین حاشیہ ص ۷۹

شکر

قرآن مجید کے ذریعہ گمشدہ وحدانیت کے دوبارہ قائم ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر - پھر دوسرا شکر جو یہ ابتداء سے زمین کو تاریکی میں پا کر روشن کرتا آیا ہے - اُس نے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہ رکھا اور زمین کو منوّر کرنے کے لئے مجھے بھیجا - پھر خدا کا شکر اس بات پر کہ مجھے ایسی گورنمنٹ کے سایہ میں جگہ دی جس کے زیر سایہ اپنا کام نصیحت اور وعظ کا بڑی آزادی سے ادا کر رہا ہوں - ص ۲۸۲ - ۲۸۳

شیعہ

ا - شیعہ صاحبان کے عقیدہ کی رو سے حضرت علیؓ کا مقام - ص ۱۷۸ - ۱۸۲ و ص ۱۸۵

ب - خاتم الانبیاء کی تحقیر لازم آتی ہے اگر مانا جائے کہ اس کے دونوں طرف کافر مدفون ہیں - لیکن درحقیقت وہ دونوں صالح پاک مقرب طیب مرد تھے - اسی لئے حضرت علیؓ نے اُن کی قبروں کو وہاں سے نہ ہٹایا - ص ۱۸۲ - ۱۸۳

ج - تم کربلا میں دفن ہونے کی خواہش رکھتے ہو - تا اتقیاء کی ہمسائیگی سے بخشے جاؤ - پھر یہی بات دونوں نیکوں کے لئے نہیں مانتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے دائیں بائیں مدفون ہیں - ص ۱۸۴

ص

صادق

صادق لوگوں کے ہاتھ سے ہلاک اور تباہ نہیں ہو سکتا - ص ۴

صداقت مسیح موعودؑ کے دلائل

دیکھو "مسیح موعودؑ کی صداقت"

صلوٰۃ وسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور صحابہؓ اور تمام نیک بندوں پر - ص ۱۹۵

صلیب

صلیب کو جرائم پیشہ قدیم طریق سزادہی کی وجہ سے

ایک مناسبت پیدا ہو گئی تھی - اس لئے تقدیر خدا نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا - تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو - اس لئے کوئی نبی مصلوب نہیں ہوا - ص ۴۳

ع

عبد الجبار غزنوی

اس سے خطاب اور یہ کہ اس نے جو طریق مخالفت اختیار کیا ہے اس پر تنبیہہ اور نصیحت ص ۲۰۲-۲۰۴

عبد الحق غزنوی

ا - اس کے اشتہار ضرب النعال علی وجہ الدجال اور اس کی سخت کلامی کا ذکر - اور پیشگوئی آتھم اور لیکھرام وغیرہ پر اس کے اعتراضات کا جواب - ص ۱۵۰-۱۵۲ ، نیز دیکھو "آتھم"

ب - غزنوی گروہ سے ناصحانہ انداز میں خطاب - ص ۱۵۲

ج - عبد الحق کی گالیوں کا نمونہ ص ۱۵۳ و ص ۱۵۵

د - عبد الحق نے کہا تھا - میں آگ میں پڑ کر نہیں جلونگا - دریا پر چلنے کے لئے حاضر ہوں اور نہیں ڈوبونگا - ایک مہینہ تک کوٹھڑی میں بند رہنے کے لئے موجود ہوں اور نہیں مروں گا - یہ تینوں سزائیں خدا تعالٰے نے اُسے دے دیں اور اس کی تفصیل - ص ۱۵۳-۱۵۵ و ص ۲۲۰

ہ - عبد الحق کا اعتراض کہ عربی کتب دوسروں سے ترجمہ کروا کر شائع کی ہیں - اور عربی زبان میں علماء کی مجلس میں بحث کا مطالبہ اور اس کا جواب - ص ۱۶۱-۱۶۲ و ص ۱۶۳ و ص ۱۶۴ و ص ۲۱۴-۲۱۵

اور یہی اعتراض عبد الجبار غزنوی کی جماعت میں سے ایک موذی نے کیا - اور اسی طرح شیخ نجفی نے - ص ۱۶۴ و ص ۱۶۵

و - عذر - اگر کوئی سخت لفظ ہو تو بقول ان کے عربی لکھنے والے کوئی اور ہیں نہ کہ عاجز اس لئے معذور سمجھیں - ص ۱۶۵

ز - عبد الحق کا نشان کسوف خسوف کو جھٹلانا - ص ۱۶۴

ح - عبد الحق کئی سالوں سے گالیاں دیتا اور علماء کی طرح مباحثہ نہیں کرتا - اس کا اور دیگر غزنویان امرتسر کا حال - ص ۲۰۰-۲۰۲

ط - عبد الحق اور اس کے اعتراضات آتھم کی پیشگوئی سے متعلق اور اُن کا جواب اور فیصلہ کا طریق کہ وہ قسم کھائے - ص ۲۰۴-۲۲۰

ی - عربی میں مقابلہ کے وقت غلبہ کی صورت میں تمہارے ہاتھ پر توبہ کرونگا ورنہ تمہیں میری جماعت میں شامل ہونا ہوگا - ص ۲۱۵-۲۱۶

ک - عبد الحق کا صرف اسی اکیلے سے مباہلہ کا مطالبہ اور اس کا جواب کہ میں نے کم از کم دس کی شرط لگائی ہے - لیکن دس کو کم کرتا ہوں - وہ عبد الواحد غزنوی اور عبد الجبار غزنوی کو اپنے ساتھ لے آئے - مگر وہ مباہلہ کے لئے نہ نکلا - ص ۲۱۹-۲۲۰

عبد اللہ غزنوی (مولوی)

ان کا ذکر اور یہ کہ اُن کی مخالفت کس طرح ہوئی اور ان کے وطن سے نکلے جانے اور تکالیف برداشت کرنے کا ذکر - ص ۲۱۱-۲۱۲

اور فرقان سے وہ تخم اپنے کمال کو پہنچا۔ جس نے حق و باطل میں بکلی فرق کرکے دکھلایا اور معارف دقیقہ کو کمال تک پہنچایا۔ اور موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق فاران کے پہاڑ سے اُن پر چمکار پوری ہوئی۔ صہ ۳۵۲

(ھ) شریعت کے ہر ایک پہلو کو کمال کی صورت میں صرف قرآن نے ہی دکھلایا۔ شریعت کے دونوں بڑے حصے حق اللہ اور حق العباد قرآن شریف نے ہی پورے کئے۔ صہ ۳۵۳

(و) تا جو اختلاف حضرت مسیح کی نسبت یہود و نصاریٰ میں واقع تھا اس کو دُور کرے۔ واقعہ صلیب سے متعلق ان کا اختلاف اور یہ کہ قرآن نے اُسے کیسے دُور کیا اور انجیل سے صلیب پر نہ مرنے کی تائید کا ذکر۔ صہ ۳۵۷-۳۵۳

(ز) ضرورت زمانہ ۔ قرآن نے اپنی ضرورت آیت اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا میں بیان فرمائی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس زمانہ میں ہر قوم کا چال چلن بگڑا ہوا تھا پادری فنڈر نے بھی میزان الحق میں یہود و نصاریٰ کی خرابیٔ حالت کو تسلیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ قرآن کا آنا اُن کے لئے ایک تنبیہ تھی۔ صہ ۳۵۶-۳۵۵

(ح) ذکر ۔ قرآن کا نام ذکر اس لئے رکھا کہ توحید جو دلوں سے بکلی مٹ چکی تھی قرآن نے اس کو پھر یاد دلایا اور کمال تک پہنچایا۔ صہ ۳۵۶

(ط) قرآن درحقیقت پہلی تعلیموں کا متمم اور مکمل ہے گو نفس تعلیم قرآن اور توریت و انجیل کی ایک ہی ہے۔ لیکن ہر ایک باب میں توریت افراط کی طرف گئی۔ اور انجیل تفریط کی طرف۔ اور قرآن شریف وسط کی تعلیم اور محل اور موقعہ کا سبق دیتا ہے۔ مع امثلہ صہ ۳۵۹

۷۔ قرآن و انجیل اور توریت کا مقابلہ

(ا) قرآن نے اپنی تعلیم میں موقعہ اور محل کو ضروری قرار دیا ہے۔ عفو اور سزا کی مثال مگر انجیل نے ایسا نہیں کیا۔ قرآن ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کے لئے آگے قدم رکھتا ہے۔ صہ ۳۸۲

(ب) یہ سوال کہ مذہب کا تصرف انسانی قویٰ پر کیا ہے۔ انجیل نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن قرآن شریف بڑی تفصیل سے بار بار اس کا حل پیش کرتا ہے اور اس کی تفصیل۔ صہ ۴۲۱-۴۲۰

(ج) قرآن کا توریت و انجیل کیا مقابلہ کرے گی صرف سورۂ فاتحہ میں جو حقائق و معارف شریعت و خواص کلام ربوبیت وغیرہ پائے جاتے ہیں اگر بائیبل کی کتب سے دکھا سکیں تو ہم پانسو روپیہ انعام دیں گے صہ ۳۶۱-۳۶۰

(د) قرآن ان تمام کمالات کا جامع ہے جن کی انسان کو تکمیل نفس کے لئے حاجت ہے۔ اور توریت کی قرآن کے ساتھ ایک مسافر خانہ کی مثال کے ساتھ وضاحت۔ صہ ۳۶۱

(ھ) اس اعتراض کا جواب کہ توریت و انجیل

ج ۔ کاذب یوں ملا جاتا ہے جیسے کھٹمل ۔ ص ۴

کشف

۱ ۔ لیکھرام سے متعلق ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۱۰ھ ہجری کو ایک فرشتہ کا دریافت کرنا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ ص ۱۹

۲ ۔ اپنے آپ کو سبز پوشاک اور رعبناک تصویر میں جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتا ہے کشف میں دیکھنا جس کے دائیں بائیں لکھا ہے ۔ حجۃ اللہ القادر سلطان احمد مختار ص ۷۷

کفارہ

ا ۔ دوسرے کے سردرد پر رحم کرکے اپنے سر پہ پتھر مار لینا یا دوسرے کو بچانے کے لئے خودکشی کرنا نادانی ہے اور یہ کوئی ہمدردی نہیں ص ۳۳۰-۳۳۱ و ص ۳۵۸

ب ۔ لعنت کے مفہوم کی رُو سے عیسائیوں نے یسوع مسیح کی وہ بے عزتی کی جو دنیا میں کسی قوم نے اپنے نبی کی نہیں کی ۔ کیونکہ مسیحی عقیدہ کی رُو سے کفارہ و قربانی کا شہتیر لعنت ہے ۔ ص ۳۳۱ - ۳۳۳

ج ۔ کفارہ پر ایمان لانے والے نہ گناہ سے باز آئے نہ اُن کے گناہ بخشے گئے ۔ حضرت داؤد اور یسوع کی تین نانیوں کا ذکر ۔ اگر کچھ گناہ بخشے گئے تو اس سے گناہوں پہ جرأت اور دلیری پیدا ہوتی ہے ۔ پولوس کو بھی یہ کہنا پڑا کہ یسوع کی قربانی پہلے گناہ کے لئے ہے اور یسوع دوبارہ مصلوب نہیں ہو سکتا ۔ ص ۳۳۶-۳۳۹

کلامِ الٰہی

خدا کا کلام خدا کی طاقتوں سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اس کی مصنوعات عجائب قدرت سے ثابت ہوتی ہے ص ۳۶۱

گ

گناہ

۱ ۔ حقیقت گناہ (ل) گناہ زہر ہے جو اسوقت پیدا ہوتا ہے ۔ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو ۔ جیسے ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو خشک ہو جاتا ہے ۔ ص ۳۲۸

(ب) گناہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے ۔ لہٰذا اس کا دُور کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق سے وابستہ ہے ۔ ص ۳۳۰

۲ ۔ گناہ کا علاج ۔ (ل) جب گناہ انسان پر غلبہ کر لیتا ہے تو قانون قدرت میں اس کا علاج تین طور سے ہے ۔ محبت ۔ استغفار اور توبہ ۔ اور ان کی تشریح ۔

محبت اور عشق خدا گناہ کا علاج ہے ۔ محبت اور عشق کے سرچشمہ سے جو جو اعمال صالحہ نکلتے ہیں ۔ وہ گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں ۔ اور خدا کو ہر چیز پہ حتّٰی کہ اپنی جان پر بھی مقدم رکھنا پہلا مرتبہ محبت ہے ۔ دوسرا مرتبہ استغفار کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے تیسرا مرتبہ توبہ ہے ۔ ص ۳۳۰

نیز دیکھو "استغفار" اور "توبہ"

(ب) گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس خشکی کے دُور کرنے کا علاج مستحکم تعلق ہے۔ ص ۳۲۹-۳۳۰

ل

لدن

مقام لدن کی کشفی حالت میں بزبان فرشتہ یہ تشریح معلوم ہوئی "یہ مقام لدن جہاں تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی۔" ص ۷۶

لعنت کا مفہوم

ا۔ کہ انسان بے ایمان اور خدا سے برگشتہ اور دُور و مہجور ہو جائے۔ ص ۴۸ و ص ۶۵

ب۔ ملعون خدا سے دل برگشتہ۔ بے ایمان۔ مرتد۔ دشمنِ خدا اور سیاہ دل کو کہتے ہیں۔ ص ۶۴

ج۔ لعین لغت کی رو سے شیطان کا نام ہے ص ۶۵ نیز دیکھو ص ۲۷۲-۲۷۵ و ص ۳۳۱-۳۳۲

لعنتی قربانی

۱۔ قرآن جیسا کہ عیسائی یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں کہ اُس نے گنہگاروں سے محبت کر کے صلیب پر مر کر اُن کی لعنت اپنے سر پر لی کوئی قربانی پیش نہیں کرتا اور نہ ہی جائز رکھتا ہے بلکہ یہ صریح ظلم ہے۔ ص ۳۲۷-۳۲۸ و ص ۳۵۸

۲۔ لعنتی قربانی اگر نجات کا ذریعہ ہوتی تو ہر نبی کے وقت یہی ہوتی۔ لیکن کتب یہود میں یہ تعلیم نہیں کہ خدا کے بیٹے اور کفارہ پر ایمان لاؤ۔ پھر یہودی فاضلوں نے ہمارے خطوط کے جواب میں لکھا ہے کہ نجات کے بارے میں توریت کی تعلیم وہی ہے جو قرآن نے دی ہے۔ ص ۳۲۳-۳۲۶

۳۔ کفارہ یعنی اس لعنتی قربانی کا نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا۔ اور اُس پر ایمان لانیوالوں نے گناہ سے نجات نہ پائی۔ اور اُس کی تفصیل۔ ص ۳۳۶-۳۳۹

لیکھرام سے متعلق پیشگوئی

۱۔ مقصد پیشگوئی:۔

(الف) اس بات کے ثبوت کے لئے کی گئی۔ کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا کی طرف سے سچا مذہب ہے۔ گویا یہ پیشگوئی ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔ ص ۱۲

(ب) معاہدہ:۔ جو پیشگوئی لیکھرام کے حق میں کی جائیگی وہ دین اسلام اور آریہ مذہب میں ایک فیصلہ ناطق ہوگی۔ یہ شرط پنڈت لیکھرام نے لکھوائی تھی جسے میں نے قبول کیا تھا۔ ص ۱۱۰-۱۱۱

(ج) معاہدہ کا مضمون جو لیکھرام نے اپنی قلم سے لکھا تھا۔ ص ۱۱۷

۲۔ اُس کی زبان کی تیزی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں چلاتا رہا چھری کی شکل پر متمثل ہو کر اس کا کام کر گئی۔ ص ۱۳

۳۔ پیشگوئی مع مفصل عبارات

اوّل اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے ص ۱۳

دوم۔ الہام مندرجہ رسالہ کرامات الصادقین ص ۱۳

سوم۔ الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء

جس میں "ترس از تیغ بران محمد" کا بھی شعر ہے مع ہاتھ کے نشان کے "لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی" ص ۱۴-۱۵ و ص ۱۲۲-۱۲۴

چہارم - (ل) برکات الدعا کے ٹائیٹل پیج پر نمونہ دعائے مستجاب - انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض اور لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر - ایک کشف - ص ۱۶-۱۹

(ب) یہ کشف جس میں لیکھرام کے ساتھ ایک اور شخص کے متعلق فرشتہ نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے آپ نے یکشنبہ کو دیکھا اور چار بجے دن کا وقت تھا - ص ۱۲۱-۱۲۳

(ج) اس کشف میں جو اتوار کو دیکھا اشارہ تھا کہ کہ اس کی موت اتوار کو ہوگی - ص ۱۲۵ و ص ۱۳۴

پنجم - برکات الدعا کے ص ۲۸ پر نظم میں "قصہ کوتاہ کن بہ بین از ما دعائے مستجاب" لکھکر لکھا ہے نیچے دیکھو ص ۲-۳ سرورق جس میں لیکھرام کے عذاب میں مبتلا ہونے کی پیشگوئی ہے - ص ۱۲۴-۱۲۵

ششم - ایک الہام لیکھرام کے متعلق یقضی امرہ فی ست اس کے مطابق ۶ مارچ کو چھٹے گھنٹے زخمی ہوا - حاشیہ ص ۱۲۵

ہفتم - چھ برس کے اندر ہلاک ہونیکی پیشگوئی اور الہام عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء و کرامات الصادقین ص ۵۳ ستعرف یوم العید والعید اقرب اور کرامات الصادقین کا ٹائیٹل پیج بزبان عربی کہ چھ سال کے اندر ہلاک ہوگا - اور الہام عجل جسد لہ خوار کی تشریح اور لیکھرام کی گوسالہ سامری سے تشبیہ - ص ۱۱۹-۱۲۱

ہشتم (ل) لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئی کی خبر براہین احمدیہ ص ۲۴۱ میں مندرجہ الہامات میں دی گئی ہے جو لن ترضی عنك اليهود ولا النصارٰی سے شروع ہوتے ہیں اور انا فتحنا لك فتحا مبينا پر ختم ہوتے ہیں - ص ۳۰ وحاشیہ ص ۳۱ و ص ۱۲۸ و ۱۳۱ و ۱۳۲

(ب) نیز دیکھو الہامات مندرجہ براہین - "میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا - اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤنگا" - اور الفتنة ههنا میں اور اس کی تائید الہام لم يكن الذين كفروا من اهل الكتٰب والمشركين منفكين حتّٰى تأتيهم البينة سے ہوتی ہے - ص ۴۴ و ص ۵۰

نہم - عجل جسد لہ خوار کی تشریح۔

(ل) اس الہام میں لیکھرام کا نام گوسالہ سامری رکھا جو عید کے دن نابود کیا گیا تھا - اور یہ عید کے دوسرے دن جو عید کے ہی حکم میں ہے ص ۴۶ و ص ۶۸-۶۹

(ب) عجل میں ایک تو قتل لیکھرام کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس کے گلے پر چھری پھرتی ہے اور دوسرے عید کے دوسرے دن قتل کئے جانے کی طرف جیسے ستعرف یوم العید و العید اقرب سے ظاہر ہے - حاشیہ ص ۶۸-۶۹

(ج) لیکھرام کی گوسالہ سامری سے مشابہت

اور اس کی تفصیل - صـ ۶۸-۷۰ حاشیہ

(ح) گوسالہ سامری اور لیکھرام کے درمیان پانچ مشابہتیں - صـ ۷۷-۷۸

دہم - (ا) لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئیاں اعلیٰ درجہ غیب کی باتوں پر مشتمل ہیں - نہ صرف چھ سال میعاد بتائی گئی - بلکہ سزا کا دن عید سے ملا ہوا بتایا گیا - گوسالہ سامری سے مشابہت کہ وہ عید کے دن جلایا گیا تھا - اور کشف نے موت کا دن اتوار بتایا - صـ ۱۳۴

(ب) لیکھرام کی پیشگوئی کا وقوع ایک روشن نشان ہے اور اس سے آتھم کا نشان بھی چمک اٹھا - صـ ۱۶۳

(ج) لیکھرام کی بد زبانی اور بدعقیدگی کا ذکر اور اس کی ہلاکت کے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا صـ ۱۷۷

یازدہم - قتل لیکھرام کی پیشگوئی کا مارچ ۱۸۹۷ء سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ کے ایک الہام میں ذکر - صـ ۱۰۸

۴ - پیشگوئی سے متعلقہ امور

(ا) لیکھرام کے پانچ خطوط اور آخری خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کا مضمون - صـ ۱۱۳-۱۱۷

(ب) لیکھرام کا خط کہ میری نسبت جو چاہو شائع کرو - اجازت ہے میں کچھ خوف نہیں کرتا اور اس سے متعلق پیشگوئیاں - صـ ۱۱۸

(ج) استفتاء اہل الرائے سے کہ وہ رسالہ کے دونوں پیشگردہ پر غور کرکے اپنے دلی انصاف کے تقاضا سے وہ فتویٰ لکھیں جو واجب ہے کہ آیا یہ خدا کا وہ خاص فعل ہے جس کو الہامی پیشگوئی کہنا چاہیئے - صـ ۱۰۸ و صـ ۱۰۹ و ۱۱۰ و صـ ۱۳۶

(د) مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور چند اور مولویوں کا یہ رائے شائع کرنا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی اور یہ کہ لیکھرام کی موت صرف ایک اتفاقی امر ہے جس میں خدا کا کچھ دخل نہیں - صـ ۱۱۱

(ھ) موت لیکھرام کے اتفاقی ہونے کے شبہ کا جواب - صـ ۱۱۲

۵ - لیکھرام کا قتل ۲ شوال ۱۳۱۴ھ بروز شنبہ ہوا اور جمعہ کے روز عید ہوئی - صـ ۲۵

۶ - قتل لیکھرام کے بعد آریوں کے خیالات

(ا) اخبار عام مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء - اگر ڈپٹی آتھم کی نسبت ایسا واقعہ ہو جاتا تب اور صورت تھی - یعنی جلد تحقیقات ہو جاتی صـ ۲۰

جواب - گورنمنٹ ہندو مسلمانوں کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتی ہے - وہ تو قاتل کو ہی پھانسی دے سکتی ہے اگر کوئی ہو تو - مگر وہ خدا کی پیشگوئیوں میں دخل نہیں دے سکتی جسقدر گورنمنٹ توجہ کرے گی - ان پیشگوئیوں کو آسمانی اور بے لوث اور پاک پائیگی - صـ ۲۲-۲۳

(ب) پنجاب کے مختلف مقامات سے خطوط جن میں بعض آریہ صاحبوں کے نامناسب منصوبوں کا ذکر ہے - قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام اور نشان دہی کرنے والے

کے لئے دو سو روپیہ - ایک خفیہ انجمن کا انعقاد اور کسی شریر طامع کو بیس ہزار روپیہ دے کر آپ کو قتل کرانیکا منصوبہ - اسی اخبار سماچار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کا پیشگوئی کا ذکر کرکے لکھنا کہ تحریر و تقریر میں کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے - ص ۲۳-۲۵

ضمیمہ انیس ہند میرٹھ اور دوسرے اخبارات کے حوالے - ص ۲۵ نیز دیکھو حاشیہ ص ۴۴-۴۷

(ج) آریوں نے بعید سمجھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی پیشگوئی صفائی کے ساتھ اور کھلے طریقے سے تاریخ اور دن اور صورتِ موت کے ساتھ ہو - اس لئے انہوں نے خاکسار کو قاتل لیکھرام اور پیشگوئی گھڑی سازشوں اور مدت کی سوچی ہوئی تدبیروں کا نتیجہ سمجھا اور گورنمنٹ میں مخبریاں کیں - ۸ راپریل ۱۸۹۷ء کو ایک انگریز افسر نے میرے گھر کی تلاشی لی - ص ۱۱۰

۷ - پیسہ اخبار اور سفیر گورنمنٹ نے لکھا کہ لیکھرام کا ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا اور وہ اُس کے کسی وارث کے ہاتھ سے قتل کیا گیا - حاشیہ ص ۳۲-۳۳ و نوٹ در حاشیہ ص ۳۸

۸ - اس بدگمانی کا جواب کہ کسی مرید نے مار دیا ہوگا یہ ہے کہ مریدوں کے مرشد کے ساتھ تعلق کی بنا تقویٰ نیکی اور طہارت پر ہوتی ہے اور ادنیٰ بدظنی سے اس میں فرق آجاتا ہے - اپنے متعلق دو باتوں کی وجہ سے مریدوں کے شبہ میں پڑ جانے کے واقعات - پھر ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزز لوگ جو مہذب نیک چلن اور پرہیز گار شامل ہیں - کہاں ہے کوئی ایسا پلید لعنتی ہمارا مرید - جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے اُسے قتل لیکھرام کے لئے مامور کیا تھا - پھر میرا دعویٰ تو مہدی اور مسیح موعود ہونیکا بھی ہے اور ایسے کام اس کے ساتھ میلان نہیں کھا سکتے ص ۲۵-۲۸

۹ - قتل کی سازش کا الزام لگانیوالوں کے لئے ایک طریق فیصلہ - ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے - اگر یہ صحیح نہیں تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبتناک ہو اور کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں دخل متصور ہو سکے - اگر یہ قسم کھانے والا ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے ص ۲۹

۱۰ - قتلِ لیکھرام پر درد اور خوشی کے جذبات

لیکھرام کی موت سے ہمیں درد بھی ہے اور خوشی بھی - درد اس لئے کہ اگر وہ رجوع کرتا زیادہ نہیں بدزبانی سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے - میں اس کے لئے دعا کرتا - اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا - خوشی پیشگوئی کے پورا ہونے سے ہے - ص ۲۸

۳ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام - اور یہ کہ آپ کے نور سے کافروں پر حجۃ اللہ پوری ہوتی ہے - اور آپ کے نام سے برکت کے دروازے کھلتے ہیں - ص ۱۹۵

۴ - **دلیل صداقت** - عرب میں جو آپ کے ذریعہ انقلاب ہوا وہ بین دلیل ہے کہ آپ قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضۂ برکات میں سب نبیوں سے اول درجہ پر تھے - اسی بنا پر آپ کی اور قرآن کی ضرورت باقی تمام نبیوں اور تمام کتابوں کی ضرورت سے بدیہی الثبوت ہے - یسوع کا ذکر کہ اس نے یہودیوں اور حواریوں میں کونسی روحانی اور ایمانی تبدیلی پیدا کی - ص ۳۵۷ - ۳۵۸

محمد حسین بٹالوی (مولوی)

ا - الہام و اذ یمکر بک الذی کفر میں مولوی محمد حسین مراد ہے - اور ممکن ہے اس کا انجام اٰمنت بالذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل پر ہو - حاشیہ ص ۳۱ و حاشیہ ص ۱۳۰

ب - ستعرف یوم العید والعید اقرب میں محمد حسین مخاطب ہے - حاشیہ ص ۶۹

ج - اس کے فتنۂ تکفیر کے متعلق براہین میں پیشگوئی - ص ۵۵ و ۵۶ و ۱۲۸ و ۱۳۰

د - اس کے ضلالت سے رجوع کے بارہ میں پیشگوئی اور اس کے متعلق ایک رؤیا - ص ۸۰ - ۸۱

ھ - مفسد اور دشمن حق ہے - کسی پیشگوئی کو غلط ثابت کر دینے پر فی پیشگوئی سو روپیہ دینے کا وعدہ - حاشیہ ص ۱۳۵

و - محمد حسین بٹالوی اور اس کے امثال کو چیلنج کہ اگر وہ حجۃ اللہ جیسی کتاب تین چار ماہ میں بنا کر لے آئیں تو میں جھوٹا ہونگا - وہ بے شک دوسرے آدمیوں سے بھی مدد لے لیں - ص ۱۴۰ و ص ۱۶۳

ز - محمد حسین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کو غیر فصیح - رکیک کلام اور غلطیوں سے پُر قرار دینا اور اپنے آپ کو فصیح سمجھنا اور ادیب سمجھنا - ص ۱۴۲ - ۱۴۴

ح - اس کے امتحان کا طریق کہ وہ عربی جانتا ہے یا نہیں یہ ہے کہ ہم اپنا کلام اور ایک عربی ادیب کا کلام بغیر نام بتائے پیش کر دینگے اگر وہ دونوں میں امتیاز کر دے تو ہم پچاس روپے انعام بھی دیں گے اور اُسے ادیب بھی مان لینگے اگر اس کے لئے وہ تیار ہو تو اخبار میں اعلان کرے - ص ۱۴۵ - ۱۴۶

محمود کی آمین

دیکھو "آمین"

مذہب

ا - **سچے اور جھوٹے مذہب میں امتیاز** - جسقدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے اور مستحکم اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے - اور ایک عمر پا گئے ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں - کیونکہ مفتری کو عزت دینا کروڑہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں -

ایسے مذاہب میں قابل اعتراض تعلیم کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی - یا یہ سبب ہوگا کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں

غلطی ہوئی ہے اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم خود اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں۔ یا وہ مذہب ایسے لوگوں کی طرف سے ہو۔ جو نبوت اور وحی والہام کے مدعی نہ تھے۔ بلکہ اپنی فکر اور عقل کی غلطی سے مخلوق پرستی کی طرف جھک گئے
ص ۲۵۶-۲۶۲

۲- مذہب کا کام۔ مذہب کے وجود سے پہلے کسی کی فطرت میں غلبۂ حلم اور محبت اور کسی کی فطرت میں غلبۂ درشتی اور غضب یہ خداداد تقسیم طبائع ہو چکی ہے۔ مذہب کا یہ کام ہے کہ انسان محبت اور اطاعت اور صدق اور وفا جو مثلاً بت پرست مخلوق کی نسبت عبادت کے رنگ میں بجا لاتا ہے۔ ان ارادوں کو خدا کی طرف پھیرے اور وہ اطاعت خدا کی راہ میں دکھلائے
ص ۳۴۰

۳- مذہب کی علّت غائی۔ قرآن شریف کی رُو سے یہ ہے کہ جو قویٰ اور ملکات فطرتاً انسان کے اندر موجود ہیں اُن کو اپنے محل اور موقع پر لگانے کے لئے رہبری کرے۔ مذہب کا یہ اختیار نہیں کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے۔ ص ۳۴۰

۴- اثر مذہب کی شناخت کا اصل۔
مذہب کے اثر کی رو سے کسی قوم کا اچھا بن جانا یا کسی مذہب کو کسی قوم کی شائستگی کا اصل موجب قرار دینا اس وقت ثابت ہو گا کہ اس مذہب کے بعض کامل پیروؤں میں اس قسم کے روحانی کمال پائے جائیں جو دوسرے مذاہب میں اس کی نظیر نہ مل سکے اور یہ خاصہ صرف اسلام میں ہے۔ ص ۲۴۱

مسلمان

مسلمانوں کی بُری حالت کا ذکر۔ اور اُن کے پاس نشانات کا آنا۔ اور ان کا انکار پر اصرار اور ان کو نصیحت۔ ص ۱۸۹-۱۹۳

مسیح موعودؑ

۱- صداقت کے دلائل۔

(ا) مفتری کو پچیس برس تک مہلت نہیں دی جاتی۔ جیسا کہ مجھے دی گئی۔ جب ایک مدعی کے دعویٰ پر شور اُٹھے مخالفت کی آندھیاں چلیں اور اس پر زوال نہ آئے تو اُس وقت تقویٰ سے کام لو۔ ص ۴

(ب) ہماری صداقت کا نشان کہ شیخ نجفی نے چالیس دقیقہ میں نشان دکھانے کا وعدہ کیا تھا۔ ہم نے چالیس دن کا۔ چنانچہ ۲۵ دن کے بعد پنڈت لیکھرام کی موت کا نشان وقوع میں آگیا۔ حاشیہ نوٹ ص ۳۸

(ج) حلفیہ بیان۔ فہم قرآن دیئے جانے کا نشان کہ مجھے قرآن کے حقائق و معارف کے سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے۔
ص ۴۱

(د) براہین میں تین فتنوں کا ذکر تھا۔ اُن کے ظہور پر نو اشخاص سے جن میں سر سید احمد خاں بھی ہیں قسم کا مطالبہ۔ اگر ان میں سے کوئی قسم کھا کر کہے کہ تین فتنوں کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اگر ہوئی ہو تو اکتالیس دن کے اندر ہم پر آسمانی عذاب نازل ہو۔ جو

کذاب کو نابود کر دیتا ہے اگر نازل نہ ہؤا تو
میں جھوٹا۔ اور میرا تمام کاروبار جھوٹا ہوگا اور
بقیہ شرائط۔ ص ۵۷ - ۵۹

(ھ) اگر عظمت میں میری پیشگوئیوں کے مساوی جن
میں الٰہی قوت محسوس ہو کسی اور شخص کی
اپنی مطبوعہ تحریروں کے ذریعہ سے جو وہ
مخالفوں اور موافقوں میں شائع کر چکا ہو
دکھا دیں تب بھی میں جھوٹا ہونگا۔ ص ۵۸

(و) مسلمانوں سے خطاب اور ان کو نصیحت
ممکن ہے کہ ایک انسان اپنی عقل اور اجتہاد
سے ایک شخص کو کاذب خیال کرے اور در اصل
وہ سچا ہو۔ پس تقوٰی اختیار کرو اور امتحان
میں نہ پڑو۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا
تو کب کا تباہ کیا جاتا۔ خدا کا ہاتھ اس کو
تباہ کر دیتا۔ فلا یظھر علٰی غیبہ احدا
الّا من ارتضٰی من رسول میں جس غیب کا
ذکر ہے کیا وہ پیش نہیں کیا گیا؟ ص ۵۹ - ۶۰

(ز) حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ایک مجذوب
فقیر محمد سیالکوٹ برلب نہر باغ بستی والا کی شہادت
ص ۱۴۷ - ۱۴۸

(ح) خدائی برکات اور تائیدات کا ذکر کر کے اپنے
غالب آنے اور مخالفین کے مغلوب ہونے
کا ذکر۔ ص ۱۹۴

(ط) روحانی انعامات اور امور غیبیہ پر اطلاع

(۱) مکالمہ کا شرف بخشا
(۲) بلا واسطہ اپنی راہ کی مجھے تعلیم دی۔
(۳) مرور زمانہ سے جو قوموں کے عقائد میں

غلطیاں واقع ہوئیں ان سب پر مجھے مطلع
فرمایا۔ ص ۲۷۲

(۴) خدا کی عجیب باتوں سے جو مجھے ملی ہیں کشفی
بیداری میں یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات
کرنا ہے۔ اور کفارہ تثلیث ابنیت کے
مسائل سے وہ متنفر پائے گئے۔ ص ۲۷۳

(۵) اگر کوئی طالب حق صفائی نیت سے ایک
مدت تک میرے پاس رہے اور کشفی
حالت میں یسوع کو دیکھنا چاہے تو
میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ انہیں
دیکھ سکتا ہے اور اُن سے باتیں بھی کر سکتا
ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح
میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح
سکونت رکھتی ہے۔ ص ۲۷۳

(۶) مسیح موعود اور نشانات۔ دیکھو نشانات

(ی) مسیح موعودؑ اور آنحضرتؐ کی صداقت کے مشترکہ دلائل

(۱) یہ ولایت کامل طور پر ظل نبوت ہے۔ چنانچہ
خدا نے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھلائیں۔ سو
اس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں
(۲) خدا نے دعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی معظم
کی نبوت کا ثبوت دیا۔ اسجگہ بھی بہت سی
دعائیں قبول ہوئیں اور مستجاب دعا کا نمونہ
لیکھرام کی موت۔
(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شق القمر کا معجزہ دیا
اسجگہ قمر و شمس کے خسوف و کسوف کا
معجزہ عنایت ہوا۔

صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں مراد نہیں
ص ۴-۵

(ج) توہین انبیاء اور مسیح پر فضیلت کے الزام کا جواب۔ ص ۶

(ھ) مخالفین کی تکفیر کے الزام کا جواب ص ۶

(د) مخالفین سے خطاب اور نصیحت کہ کثرت پر مت اتراؤ۔ خدا بیخکنی پر قادر ہے۔ عادت اللہ ہے کہ اولیاء اللہ ابتداء میں ستائے جاتے ہیں۔ ص ۱۹۷-۱۹۸

(ز) خدا تعالیٰ ہمیں روشن آنکھیں اور پاک دل بخشنے کے لئے مستعد ہے۔ اس کے ہاتھ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کے لئے لیے ہوئے ہیں۔ ص ۶۰

۶ - مسیح موعود اور ہمدردی بنی نوع

(ا) ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع سے ہمدردی کرو۔ ایک ہندو ہمسایہ کے گھر میں آگ لگ جائے اور میرا مرید اُسے بجھاتا نہیں اسی طرح ایک عیسائی کو قتل سے بچانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے اور لیکھرام کے لئے مشروط ہمدردی کا اظہار۔
ص ۲۸

(ب) ہمارا کام تمام مخلوق سے ہمدردی ہے بشمبرداس اور لالہ ملاوامل کے لئے دُعا۔
ص ۶۲-۶۳

۷ - مسیح موعودؑ اور اظہار دین

(ا) آیت ھوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّه کے متعلق ابتدار سے اکثر علماء کہتے چلے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے اور اُس کے وقت پوری ہوگی۔ ص ۴۳

(ب) مسیح موعود کے وقت اسلام کے سوا تمام ملتوں کے ہلاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں مُردے اور ذلیل ہو جائیں گے۔ اور اسلام اپنی روشنی۔ زندگی اور غلبہ ظاہر کریگا۔ حاشیہ ص ۴۲

۸ - مسیح موعودؑ اور خوارق۔

خوارق و آیات کا ذکر۔ نیز مکفرین و منکرین کی ایذا رسانی، سبّ اور لعن طعن کا ذکر۔ ص ۱۶۶

۹ - مسیح موعودؑ اور مسیح ناصریؑ

(ا) جیسے مسیح ناصریؑ کو یہود نے مصلوب کر کے لعنتی ثابت کرنا چاہا۔ ویسے ہی مجھے ہنود نے قتل لیکھرام کے بعد قتل کرنے کی ٹھانی۔ مگر خدا نے فرمایا۔ وہ ناکام رہیں گے اور فرمایا ایک چمکتا ہوا نشان ظاہر ہوگا۔ اس کے بعد ایک فتنہ ہوگا جو مسیح ناصری کے زمانہ کے فتنہ کے مشابہ ہوگا۔ مگر خدا تعالےٰ مشکلات کو دُور کر دے گا۔ ص ۴۸-۴۹

(ب) بیشک مسیح بن مریم نے بھی اس چشمہ سے پانی پیا ہے جس سے ہم پیتے ہیں اور بلاشبہ اُس نے بھی اس پھل میں سے کھایا ہے جس سے ہم کھاتے ہیں۔ اور تردید ابنیت والوہیت۔ ص ۶۴

(ج) حلفیہ بیان کہ اگر مسیح ناصریؑ میرے زمانہ میں

ہوتے تو ہمیں انکسار کے ساتھ میری گواہی دینی پڑتی۔ ص ۸۲

۱۰۔ مسیح موعودؑ اور خواجہ غلام فرید صاحب چشتی

پیر صاحب نواب بہاولپور کے درمیان خط و کتابت ص ۹۸-۱۰۲

۱۱۔ مسیح موعود اور عربی زبان

(الف) میں ادبا و فصحاء سے نہ تھا۔ نہ مجھے بلاغت کا پتہ تھا کہ لوگ نکتہ چینی کرتے۔ پس یک دفعہ آسمان سے ایک نور میرے دل میں ڈالا گیا۔ اور میں صاحب زبان اور صاحب قول سحبان وائل ہو گیا۔ ص ۱۲۸

(ب) آپ کی عربی کتب دیکھو "عربی کتب" اور "محمد حسین بٹالوی"

۱۲۔ مسیح موعود اور خدا تعالیٰ کا شکریہ کہ میں نے ایسے

ملک میں جہاں انسانوں کی آبرو مال اور جان محفوظ ہے بود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا۔ اِس لئے سب سے زیادہ شکر مجھ پر واجب ہے اور اس کا بدلہ یہ ہے کہ ملکہ کے احسانات کی اشاعت کی۔ ص ۲۵۵

۱۳۔ مسیح موعود اور مفید اصول

وہ پاک اصول جو مفید نوع انسانی ہیں جن پر خدا تعالیٰ نے آپ کو مطلع کیا ہے اُن کا ذکر۔ ص ۲۵۶-۲۶۶ نیز دیکھو "مذہب" اور "نبی صادق و کاذب کے پہچاننے کا معیار" اور "جہاد"

۱۴۔ مسیح موعود اور بادشاہت

(الف) میرا اصول ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں۔ انکی سلطنت اور دولت سے ہمیں کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لئے آسمانی بادشاہت ہے۔ ہاں نیک نیتی اور خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔ ص ۲۶۵

(ب) مصیبت اور محتاجگی بھی انسان کی انسانیت کیلئے ایک کیمیا ہے بشرطیکہ انتہا تک نہ پہنچے۔ اِس کیمیا سے متعلق اپنا تجربہ اور اپنے خاندان کا ذکر اور کس طرح خود مختار رئیس ہونیکے بعد ریاست جاتی رہی۔ شکر ہے کہ خدا نے اس طرح ہمیں ان تمام امتحانوں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں سے بچا لیا جو حکومت اور امارت اور ریاست کی حالت میں پیش آتے اور روحانیت کا ستیاناس کرتے ہیں۔ اور اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے ہمیں آسمانی بادشاہت عطا کی جہاں کوئی دشمن چڑھائی نہیں کر سکتا۔ پھر اپنی یسوع مسیح سے بادشاہت اور توارد طبع کے لحاظ سے مشابہت کا ذکر اور حضرت ابراہیم کی طرح مجھے خدا تعالیٰ نے اپنی گود میں لے لیا۔ ص ۲۷۰-۲۷۲

۱۵۔ مسیح موعود اور عیسائی

(الف) عیسائیوں کے نام ایک اشتہار انعامی ایکہزار روپیہ اگر وہ یسوع کے نشانوں کو میرے نشانوں اور فوق العادت خوارق سے قوت ثبوت اور کثرت تعداد میں بڑھے ہوئے ثابت کر سکیں۔ ص ۱۰۴

(ب) دعوت۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کو ایمان اور پاک زندگی کا دعویٰ ہے۔ اگر کفارہ سے پاک ایمان اور پاک زندگی ملتی ہے تو وہ دُعا کے قبول ہونے اور نشانوں کے ظہور میں میرے ساتھ مقابلہ کریں۔ اگر آسمانی نشانوں کے ساتھ ان کی زندگی پاک ثابت ہو جائے تو مَیں ہر ایک سزا کا مستوجب ہونگا۔ آسمانی پاک زندگی جو خدا کے زندہ کلام سے حاصل ہوتی ہے عیسائیوں میں موجود نہیں۔
ص ۳۴۲-۳۴۴

(ج) عیسائیوں کو اپنی الٰہی کتاب میں مندرجہ ایمان کی علامات کے مطابق مقابلہ کے لئے دعوت۔ اگر عیسائیوں میں انجیل میں ایمان کی مندرجہ علامات نہیں پائی جاتیں تو یا انجیل جھوٹی ہے یا خود وہ اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہیں۔ لیکن قرآن میں مندرجہ ایماندار کی علامات کہ وہ خدا کی آواز سُنتا ہے وغیرہ ہر زمانہ میں پائی گئیں اور اب بھی پائی جاتی ہیں۔ قرآن خدا کا کلام ہے اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔ اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو بے شک مجھے ذبح کردو۔ ص ۳۷۴

۱۶۔ مسیح موعود اور گورنمنٹ

مَیں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں جو کسی گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر نہ ہوسکتے تھے۔ ص ۲۸۴

۱۷۔ مسیح موعودؑ کی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت مسیحؑ سے مشابہت۔ ص ۲۷۱-۲۷۳

۱۸۔ مسیح موعودؑ اور ملکہ وکٹوریہ

(ا) ملکۂ وکٹوریہ کے لئے خدائے خالق ارض و سما سے دُعا کہ دینی برکتوں سے مالا مال کرے۔ یہ آخری نیکی بھی اس سے ہو جائے۔ کہ انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کردیا جائے۔ اور شکریہ۔ ص ۲۵۵-۲۵۴ و ص ۲۶۶

(ب) ملکہ کے زمانہ پر فخر کرنا۔ جیساکہ سید کونین صلعم نے نوشیروان عادل کے زمانہ پر فخر کیا تھا۔ ص ۲۵۵

(ج) قیصرۂ ہند کی نیت رعایا پروری کے لئے نہایت ہی نیک ہے۔ نیک حاکم کی نیت کی وجہ سے حسب عادت خداوندی اہل زمین نیک اخلاق کی طرف توجہ کرتے اور خدا اور خلقت کے ساتھ اُن میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ اور ہندوستان میں یہ انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ ص ۲۶۷-۲۷۰

(د) ملکہ وکٹوریہ کی جناب میں التماس بحیثیت یسوع مسیح کے سفیر ہونے کے کہ اس کی عزت کو لعنت کے الزام سے بچایا جائے۔ پیلاطوس نے یہودیوں کے رُعب میں آکر یسوع کو نہ چھوڑا اور ایک مجرم قیدی کو چھوڑ دیا مگر اے ملکہ تو شصت سالہ جوبلی پر یسوع کے چھوڑنے کے لئے کوشش کر

اور لعنت کا مفہوم۔ ص ۲۷۷-۲۷۴

(ھ) میرے مکاشفہ میں مسیح نے لعنت کے مفہوم سے اپنی بریت ظاہر کی ہے۔ یہ یسوع مسیح کا پیغام ہے جو میں پہنچاتا ہوں۔ ص ۲۷۶

(و) میری صداقت کی دلیل یہ ہے کہ مجھ سے انسانی طاقتوں سے برتر نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بھی بشارت اور خوشی کا نشان دکھا سکتا ہے۔ بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کریں۔ اور اگر ایک سال کے اندر نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں پھانسی کی سزا لینے کیلئے بھی راضی ہوں۔ صفحہ و حاشیہ ص ۲۷۶

(ز) مذہبی تنازع کا فیصلہ یا منقولات یا معقولات سے طے پاتا ہے ورنہ آسمانی فیصلہ کے خواہاں ہو کر آسمانی نشانوں کو اپنا حکم ٹھیراتے ہیں۔ یسوع مسیح کی لعنت سے بریت تینوں ذرائع سے ثابت ہے اور اس کی تفصیل۔ ص ۲۷۸-۲۷۷

(ح) ملکہ وکٹوریہ سے درخواست کہ جیسے قیصر روم ثالث نے عیسائیوں کے موحدین فرقہ اور قائلین الوہیت مسیح کا مباحثہ کرایا تھا اور موحد فرقہ کے جیتنے پر قیصر نے ان کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اسی طرح آپ بھی ایک ایسا مذہبی جلسہ پایۂ تخت میں انعقاد فرمائیں اور اس جلسۂ مذاہب کے لئے یہ شرط ہوگی کہ ہر ایک نمائندہ صرف اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کرے۔ اور اس جلسہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ باشندگانِ انگلستان کو اسلام کی حقیقت کا اور پادریوں کی خیانت کا پتہ لگے گا۔ ص ۲۸۰-۲۷۸

۱۹- مسیح موعودؑ اور لفظ مولوی

مولویت کے لفظ سے مجھے قدیم سے نفرت ہے اور بدل بیزار ہوں کہ کوئی مجھ کو مولوی کہے۔ ص ۱۹۲

مسیح ناصریؑ

ا۔ قرآن شریف نے مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت سے نجات دی۔ انجیلی ثبوت کہ مسیح نے یونس کے ساتھ اپنی تشبیہہ پیش کی۔ دوسرے اُس نے زخم دکھائے۔ اگر جلالی جسم تھا تو یہ زخم کیوں باقی رہ گئے؟ تیسری مرہم عیسیٰ جس کا قرابادینوں میں ذکر ہے کہ وہ مسیح کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی ص ۶۵-۶۶

ب۔ یسوع مسیح پر صلیبی موت کی وجہ سے جو لعنت کا الزام آتا ہے اُس سے اس کی بریت۔ ص ۲۷۷-۲۷۴

مفتری

ا۔ مفتری کو افتراؤں کے دن سے پچیس برس تک مہلت نہیں دی جاتی۔ جیسا کہ اس بندہ کو دی گئی۔ ص ۴

ب۔ جھوٹے اور مفتری نبی کو خدا کبھی سرسبز ہونے

نہیں دیتا بلکہ اس کو ہلاک کرتا اور اس کے کاروبار کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ کوئی سلطنت خواہ زمینی ہو خواہ آسمانی ایسے مفتری کو مہلت نہیں دیتی جو ایک جھوٹا قانون بنا کر پھر سلطنت کی طرف منسوب کرتا ہے۔
ص ۲۵۶-۲۶۲

ملکہ وکٹوریہ

ملکہ وکٹوریہ کے جشن ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر قادیان میں جلسہ اور اس کی روئیداد اور چھ زبانوں میں دُعا اور آمین اور اسمائے حاضرین جلسہ ص ۲۸۵-۳۱۴

نیز دیکھو "مسیح موعود اور ملکہ وکٹوریہ"

مہدی

ا۔ کوئی مہدی خونی یا مسیح غازی ظہور نہ کرے گا۔ ہم مامور ہیں کہ آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ منکروں کو شرمندہ کریں۔ اور خوارق کے ساتھ ایمان کو دلوں میں اتاریں۔ حاشیہ ص ۲

ب۔ مہدی اور مسیح موعود تلوار لے کر نہیں آئیگا۔ نبوت کے نوشتے بتاتے ہیں کہ اس زمانہ میں تلواروں سے نہیں بلکہ آسمانی نشانوں سے دلوں کو فتح کیا جائیگا۔ ص ۸۴

ج۔ مسلمان ایک خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ ان غلط خیالات کو دور کرنے کے لئے خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا خطاب دے کر میرے پر ظاہر فرمایا کہ کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کی انتظار بے سود ہے

خدا آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ ص ۲۶۵-۲۶۶

ن

نبوت و رسالت

۱۔ حقیقی طور پر نبوت کے دعویٰ کا الزام اور اسکا جواب کہ محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے۔ مگر الہام میں مرسل اور رسول کے حقیقی معنے مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ ص ۴-۵

۲۔ الہام میں میری نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ولکل ان یصطلح۔ سو خدا کی اصطلاح ہے جو اس نے ایسے لفظ استعمال کئے۔ ص ۵

۳۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کی رُو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔ ص ۵

۴۔ قرآن اور تورات نے نبوت کا سب سے بڑا ثبوت پیشگوئی کو قرار دیا ہے۔ ص ۱۱۱

نبی جمع انبیاء

ا۔ توہین انبیاء کے الزام کا جواب۔ میں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ ص ۶

ب۔ نبی پر فضیلت۔ جزئی فضیلت ایک

ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتی ہے۔ اُسے کیا کہو گے جس نے کہا ھو افضل من بعض الانبیاء۔ صـ۶

ج۔ نبیوں کی اہانت میں زبان کھولنے کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ صـ۱۲

د۔ کوئی نبی مصلوب نہیں ہؤا۔ تا ان کی سچائی عوام کی نظر میں مشتبہ ہو جائے۔ صـ۴۳

ھ۔ ایک نبی کو اپنی موت کا غم نہیں ہوتا۔ یہ بہادر قوم تو موت کے غم کو پیروں کے نیچے کچلتی ہے۔ صـ۴۹

و۔ **نبی صادق و کاذب کے پہچاننے کا معیار**
خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے قرار دیں جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور عمر پا گیا۔ اور کروڑہا لوگ اس مذہب میں آ گئے۔ کیونکہ مفتری کو خدا تعالےٰ نے صادق کی سی قبولیت اور عزت نہیں دیتا۔ یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے اور خدا نے کروڑہا دلوں میں اُن کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ صـ۲۵۶-۲۶۲ ، نیز دیکھو "مفتری"

ز۔ سچے نبی کی اوّل علامت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی دائمی تائیدوں کا سلسلہ اُس کے شامل حال ہے اور خدا اس کے مذہب کے پودہ کو کروڑہا دلوں میں لگا دیوے اور عمر بخشے اور جھوٹے نبی کو ایسی شان و شوکت اور قبولیت اور عظمت نہیں ملتی صـ۲۶۱

ح۔ اعلیٰ درجہ کا معیار نبی کی شناخت کا ضرورت زمانہ ہے۔ دیکھا جاوے کہ وہ کس وقت آیا۔ اور کس قدر اصلاح اس کے ہاتھ سے ہوئی۔ صـ۳۵۷

نجات

ا۔ مسئلہ نجات کے متعلق قرآنی ہدایت۔ عیسائیوں کا اصول کہ دنیا کو نجات دینے کے لئے نافرمانوں کا گناہ اپنے پیارے بیٹے یسوع پر ڈال دیا اور اس کو لعنتی بنایا میزان عدل اور گناہ کی مدعائی فلاسفی کے لحاظ سے فاسد اور صریح ظلم ہے۔ صـ۳۲۸

ب۔ اسلام انسان کی پاکیزگی اور نجات کے لئے کوئی لعنتی قربانی یا لعنتی محبت پیش نہیں کرتا بلکہ سچی پاکیزگی کے حصول کے لئے اپنے وجود کی پاک قربانی جو اخلاص کے پانیوں سے دھوئی ہوئی ہو اور صدق اور صبر کی آگ سے صاف کی ہوئی ہو پیش کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ صـ۳۴۴

ج۔ حقیقی نجات اور پاک زندگی کے حصول کا طریق یہی ہے کہ ہم خدا کے ہو جائیں اور خدا کی ہستی پر اپنے خون سے مہر لگائیں۔ اسلام کے لفظ میں یہی اشارہ ہے کہ ہم نے خدا کے آگے سر رکھدیا۔ صـ۳۴۵-۳۴۶

و صـ۳۴۷

د۔ حقیقی نجات حاصل کرنے کا جو طریق قرآن نے سکھایا ہے وہی قانون قدرت کے مطابق ہے۔ درخت کی مثال سے اس کی تشریح۔ صـ۲۴۶

نیز دیکھو "انسان"

نجفی (شیخ)

ا۔ شیخ نجفی نے چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ کیا۔ اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء کو چالیس روز میں۔ چنانچہ ۲۵ روز کے بعد موت لیکھرام کا نشان وقوع میں آگیا۔

حاشیہ نوٹ صـ۴۸

ب۔ شیخ نجفی کا قول کہ خسوف و کسوف کا نشان قیامت کو ظاہر ہوگا اور اس کا جواب۔ نیز اس کے دعویٰ کہ میرے مقابل پر آویں تو میں اپنا علم عربی دکھاؤں کا جواب۔

صـ۱۹۰-۱۹۱ و صـ۱۹۳ و صـ۱۷۵

ج۔ شیخ نجفی سے خطاب اور اس کے حکومت کو آپ کے خلاف بھڑکانے کا جواب۔ اور یہ کہ اس نے میرے ساتھ مباحثہ کرنے کی غرض سے دُور دراز سفر اختیار نہیں کیا۔ بلکہ اپنے فقر کو دُور کرنے اور روٹی کے حصول کے لئے کیا۔ اور اس کے سخت الفاظ اسی کو واپس کئے ہیں۔ صـ۱۹۵-۱۹۶

نذیر حسین (دہلوی مولوی)

الہام اوقد لی یاھامان سے مراد وہی ہے جس نے تکفیر کی بنیاد ڈالی۔ اور الہام تبت یدا ابی لهب وتب میں بھی وہی مراد ہے

حاشیہ صـ۳۱

نشانات

آپ کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے جو آیات اور نشانات ظاہر کئے۔ کسوف خسوف کا نشان۔ احمد بیگ کی موت۔ لیکھرام کی ہلاکت۔ آتھم کا نشان اور اُس کے رجوع کے دلائل و علامات۔ مخلصین جماعت کا نشان۔ دشمنوں کے آپ کا مقابلہ کرنے سے عجز کا نشان۔ دعویٔ الہام کے بعد عمر پانے کا نشان۔ صحیح العقیدہ ہونے کا نشان۔ ضرورت زمانہ کا نشان۔ قوت بیان عطا ہونے کا نشان۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا نشان۔ اور میرا دل سچائی کا نزول گاہ بنایا گیا ہے۔ اور میرے کلام جیسا کلام لانے سے تم عاجز آ گئے۔ صـ۱۶۸-۱۶۷ و صـ۱۹۲-۱۹۳

نیز دیکھو "پیشگوئیاں"

نظم

۱۔ منشی گلاب الدین رہتاسی کی نظم صـ۸۴-۸۵

۲۔ بزبان فارسی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

سخن نزدم مرا از شہریارے
کہ ہستم بردرے امیدوارے

صـ۱۴۹

۳۔ (ا) قرآن کریم کی مدح میں جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے صـ۲۱۸

جو باتیں میں نے سُنیں اور وہ پیغام جو اُس نے مجھے دیا وہ محرک ہوئیں کہ یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر اس غلطی کی اصلاح کی طرف توجہ دلاؤں جو یسوع مسیح کی شان میں لعنت کا مفہوم جائز رکھنے کے لحاظ سے کی گئی ہے
ص ۲۷۴-۲۷۵

۵ - یسوع ناصری نے اپنا قدم قرآن کی تعلیم کے موافق رکھا - اس لئے اُس نے خدا سے انعام پایا - ایسا ہی ہر شخص جو اس تعلیم کو رہبر بنائیگا - یسوع کی مانند ہو جائے گا - یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسیٰ مسیح بنانے کو تیار ہے اور لاکھوں کو بنا چکی ہے - ص ۳۴۸

یہود اور اسلام

ا - یہود کو مسلمان ہونا اس لئے ضروری تھا کہ توحید کی زندہ رُوح اُن میں نہ رہی تھی - وہ مُردوں کی طرح تھے - اور توریت بباعث نقصانِ تعلیم اور نیز بوجہ لفظی اور معنوی تحریف کے کامل طور پر رہبر نہ بن سکتی تھی - اس لئے خدا تعالیٰ نے بارش کی طرح زندہ کلام اتار کر انہیں اس کی طرف بلایا تا حقیقی نجات حاصل کریں - ص ۳۵۲

ب - اس اعتراض کا جواب کہ کیا یہودیوں میں سے ایک بھی ایسا آدمی باقی نہ رہا تھا جو عملی طور پر توحید کا پابند اور خدا کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھتا ہو - قرآن نے واکثرھم فاسقون دیا ہے جنہوں نے عملی طور پر توحید کے آداب اور اعمال صالحہ کو چھوڑ دیا تھا - ان میں اگر کوئی شاذ و نادر موحد صالح تھا تو وہ خدا کے رسول سے سرکش ہو کر صالح نہ رہا - ص ۳۶۶